آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے | لو تمھیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library

ریویو آف ریلیجنز

یعنی دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۳ | بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۴ء | مطابق رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۸

چندہ سالانہ عام عا طلباء سے عہ

فہرست مضامین

احمدی بھائیوں سے خطاب ۲۸۱ - ۳۱۳

ماہوار رپورٹ } ۳۱۴-۳۱۸
سلسلۂ تبلیغ }

گوشوارہ ۳۱۹-۳۲۰

قادیان ضلع گورداسپور سے ۲۰- اگست سنہ ۱۹۱۴ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شایع ہوا-

پارہ الٓمّٓ (اوّل)

قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرنے کے بعد بچوں کی سہولت کے لیئے قاعدہ کی تقطیع اور خط کے مطابق چھپایا گیا ہے جس پر قاعدہ کی طرح بچے نہایت آسانی سے سبق پڑھ سکتے ہیں عمدہ خوشخط اور موٹے حروف میں ہے قیمت ۱؍ ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کے لیئے منگانا چاہیں ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر یا بذریعہ وی۔پی **مینجر رسالہ ریویو قادیان** سے طلب کریں وی۔پی کے ذریعہ ۳؍ صرف ہونگے۔

شرح اُجرت اشتہارات رسالہ ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ		نصف صفحہ		چوتھائی صفحہ		ایک سطر	
	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو
سالانہ	للعہ	للعہ	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	سے؍	سے؍
ششماہی	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	عہ	عہ	۱۲؍عہ	۱۲؍عہ
سہ ماہی	وعہ	وعہ	عہ	عہ	ہعہ؍	ہعہ؍	عہ؍	عہ؍
ایک دفعہ	۸؍ے	۸؍ے	للعہ؍	للعہ؍	سے؍	سے؍	۸؍	۸؍

تمام درخواستیں بنام مینجر میگزین قادیان ضلع گورداسپورہ آنی چاہیئیں

ڈاکٹر کی ہدایت

ہر ایک قسم کے بخار کیلیئے باٹلی والا کا بخار کا عرق اور گولیاں استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت عہ؍ باٹلی والا کی مقوّی گولیاں۔ ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب۔ دق کے ابتدائی عوارض اور بدہضمی کیلیئے بہت مفید ہیں قیمت عہ؍ باٹلی والا کا دانتوں کا منجن نہایت مفید قیمت ۴؍ باٹلی والا کی مرہم۔ داد پھوڑے پھنسیوں کو ایک دن میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ۴؍ یہ تمام بڑے بڑے دوائی فروشوں سے یا براہِ راست ڈاکٹر ایچ۔ ایل باٹلی والا۔ جے پی دار لی لبوٹیری۔ دادر بمبئی سے مل سکتی ہیں ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدی بھائیوں سے خطاب

برادران - میں اسوقت نہایت سنجیدگی سے آپ صاحبان کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میری آپ صاحبان سے استدعا ہے کہ آپ اس مضمون کو اس نیّت سے پڑھیں کہ اگر اسمیں کچھ حق ہے تو ہم اسکو بلاخوف لومۃ لائم قبول کریں گے - تم میری طرف نہ دیکھو بلکہ میں جو کچھ عرض کرتا ہوں اُسکی طرف دیکھو - یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کہنے والا کیا کہتا ہے اور میں خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا تُو حق کو ظاہر کردے اور اُسکے اتباع کی ہمیں توفیق عطا فرما اور باطل کا پردہ فاش کردے اور اُس سے اجتناب کرنے کی طاقت ہمیں بخش - پس اس تحریر سے پہلے آپ کی خدمت میں دوبارہ یہ التماس کرتا ہوں کہ اپنے سینوں کو کم ازکم تھوڑی دیر کے لیئے صاف کرکے میرے اس مضمون کو پڑھو - اگر تمہارا پہلے سے ہی یہ ارادہ ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے ہم اسے قبول نہیں کرینگے اور اگر اس مضمون کے پڑھنے سے پہلے ہی آپنے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ جو کچھ اس نے بیان کیا ہے یہ غلط ہے تو پھر تمہارے اس رسالہ کے پڑھنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ایسا فیصلہ پہلے سے ہی نہ کریں بلکہ اپنے دل کو اس بات کے لیئے تیار کریں کہ اگر اس مضمون میں راستی ہوگی تو ہم اسے قبول کرلیں گے - آپ میں سے بعض صاحبان نے یہ کہا ہے کہ ہم راستی

کے تابع ہیں۔ راستی ہی کی خاطر ہم نے مسیح موعودؑ کو قبول کیا تھا اور اب بھی ہم کسی کی تقلید نہیں کریں گے بلکہ راستی کو لیں گے۔ اور اگر اس راستی کے لئے ہمیں اپنا گذشتہ عمل بھی قربان کرنا پڑے تو راستی ہمیں ایسی پیاری ہے کہ ہم اُسکی خاطر گذشتہ عمل بھی قربان کر دیں گے۔ بے شک راستی ایسی ہی پیاری ہونی چاہیئے۔ راستی کے مقابل میں ہمیں ہر ایک قربانی کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ تم اس مضمون کے پڑھتے وقت اسی راستی کو مدنظر رکھو اور جب تم نے ایک امر کو حق سمجھ کر اپنے چھ سال کے عمل کو قربان کر دیا تو میں اُمید کرتا ہوں کہ چند روزہ کی غلطی کو چھوڑنا تو تمہارے لئے بہت آسان ہوگا۔ کیونکہ جس شخص میں اس قدر قوّت ہے کہ وہ حق کی خاطر کئی سال کی غلطی کو فوراً ترک کر سکتا ہے تو چند روز کی غلطی کا چھوڑنا تو اسکے آگے کچھ مشکل نہیں ہونا چاہیئے۔ پس اس مضمون کے شروع کرنے سے پہلے میں آپ سے ایک عہد طلب کرتا ہوں اور وہ عہد یہ ہے کہ آپ حق کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو کر میرے اس مضمون کو پڑھیں گے اور راستی کو لبیک کہنے کے لئے کوئی امر آپ کے لئے سدّ راہ نہ ہوگا۔ پس میں آپ سے ایک کشادہ سینہ مانگتا ہوں۔ میرے آگے ایک ایسا دِل پیش کرو جو حق کے قبول کرنیکے لئے بالکل تیار ہو اور جو ناجائز تعصب اور ہٹ کی میل سے کلی طور پر پاک ہو۔ حق کے پیاسے ہو کر آؤ۔ ہار جیت کے خیال کو چھوڑ کر آؤ۔ اور اس بات کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کر لو کہ اگر حق کی خاطر ہمیں کسی عزیز کو بھی چھوڑنا پڑا تو جیسا ہم نے مسیح موعودؑ کے زمانہ میں صرف خدا کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ دیا اور ایسا کرنے میں ایک لذّت حاصل کی۔ ایسا ہی اب بھی ہم حق کی خاطر دوستوں کی دوستی اور رشتہ داروں کی قرابت اور یاروں کی محبت کو قربان کر دینگے۔

پس میرے بھائیو! اور میرے دوستو!! اور میرے عزیزو!!! اور میرے بزرگو۔ میری آپ سب سے یہی درخواست ہے کہ میرے اس مضمون کے پڑھنے سے پہلے اپنے پیارے مسیحؑ کی محبت کو ایک بار پھر اپنے دلوں میں تازہ کر لو اور ہر ایک ایسا شخص جو تم میں سے آخری زمانہ کے موعودؑ کو دیکھنے والا ہے وہ اسکے پیارے چہرے کو پھر ایک دفعہ اپنی آنکھوں کے سامنے لانے کی کوشش کرے اور یاد رکھے کہ اگر اس وقت وہ چہرہ آنکھوں سے پوشیدہ ہے

تو پھر ایک وقت آئے گا جب وہ اس عالم سے رخصت ہو کر دوسرے عالم کی طرف رحلت کریگا اور اس دوسرے عالم میں اُس کی اُس پیارے مسیحؑ سے ملاقات ہوگی جس کے آگے وہ اس عالم میں اظہار اخلاص کیا کرتا تھا۔ پس کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو گوارا کر سکتا ہے کہ اسقدر جدائی کے بعد جب تم پھر اُس پیارے۔ اس محبوب مسیحؑ سے ملو تو اسوقت تمہیں اس کی بارگاہ میں شرمساری اٹھانی پڑے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ جس طرح اس عالم میں تم اُسکی گود میں بچوں کی طرح رہتے تھے ایسا ہی اُس عالم میں تم اُسکے کنار عاطفت میں جگہ حاصل کرو تو اِسوقت اپنے سینوں کو ہر ایک قسم کے بیرونی خیالات اور وقتی جذبات سے پاک کر کے خدا سے ڈر کر اور پیارے مسیحؑ کی محبت کو یاد کر کے اپنی طبیعتوں کو حق کے قبول کرنیکے لیئے تیار کرو اور اس ناچیز کی تحریر پر غور کرو۔ ممکن ہے کہ اس عاجز کی تحریر حق کی طرف رہنمائی کرنے کا باعث ہو جائے جو تم میں سے دوسروں کے لیڈر ہیں وہ بھی خدا کے لیئے تھوڑے وقت کے لیئے تمام خیالات کو بھلا کر اس عاجز کی تحریر کو خالص اس نیت سے دیکھیں کہ اگر اسمیں اُنکو کچھ حق نظر آئے تو وہ اسے فوراً قبول کرلیں گے۔ اُنکی ذمہ واری دوسروں سے بڑھکر ہے اس لیئے اُنہیں زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ اور جن صاحبان نے کسی عزیز یا بزرگ کی پیروی کر کے ایک راہ کو اختیار کیا ہے وہ بھی ڈر جائیں کیونکہ ایک دن ایسا آنیوالا ہے جبکہ کوئی قرابت یا کسی کی بزرگی اُنکے لیئے مفید نہ ہوگی۔ پس بھائیو! میری اس درخواست کو قبول کرو کہ تم اس ناچیز کی مندرجہ ذیل تحریر کو تمام قسم کے تعلقات کو بھلا کر خدا سے ڈر کر۔ حق کے قبول کرنیکے لیئے تیار ہو کر۔ اور راستی کے لیئے اپنے عزیزوں۔ اپنے لیڈروں اور اپنے جتھوں۔ غرض ہر ایک چیز کو قربان کر دینے کے لیئے مستعد ہو کر پڑھو۔ کیا تم میں کوئی ایسا دلیر اور صاحب حوصلہ انسان ہے جو ایسا کرنے کے لیئے تیار ہو؟ اے خدا میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تُو میری قلم کو حق کے لکھنے کے لیئے رواں کر اور اُس حق پر مجھے بھی استقامت کے ساتھ عمل کرنیکی توفیق عطا فرما اور میرے بھائیوں کو بھی۔ آمین ثم آمین۔

میرے بھائیو! جو اسوقت تک خلافت کو خلاف الوصیت سمجھکر اسکی مخالفت پر اڑے ہوئے ہو۔ ممکن ہے کہ تمہارے خیال میں بعض ایسے دلائل ہوں جو تمہاری نظروں میں لاجواب

ہوں اور اس لیئے اُن دلائل کی قوت کے بھروسہ پر تم خلافت کی مخالفت کرنے میں اپنے تئیں حق پر سمجھتے ہو اور اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دیتے ہو کہ ہمارے لیئے کوئی خطرہ کی بات نہیں کیونکہ فلاں فلاں کُھلی کُھلی بات ہمارے ہاتھ میں ہے۔ پیشتر اسکے کہ مَیں اُن کُھلی کُھلی باتوں کیطرف رجوع کروں اور دیکھوں کہ وہ کہاں تک مضبوط ہیں مَیں ایک امر کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں دیکھو ہم سے پہلے بھی ایسی قومیں گذری ہیں۔ گذری کیا۔ اسوقت تک موجود ہیں جنہوں نے تمہاری طرح یہی خیال کیا کہ فلاں فلاں کُھلی کُھلی باتیں ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ اسلیئے ہمارے لیئے کوئی خطرہ نہیں۔ مگر کیا اُن کا یہ خیال۔ اُن کا یہ وثوق خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہونے سے اُنکو بچائے گا؟ مَیں جانتا ہوں تم میری اس بات کو سمجھ گئے ہوگے۔ کیونکہ تم تعلیم یافتہ قوم ہو اور تم نے ابھی ایک یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے۔ تم نے اپنے کورس میں بنی اسرائیل کا حال پڑھا ہے۔ تم جانتے ہو کہ شام کی سرزمین میں آج سے ۱۹ سو سال پہلے خدا کا ایک برگزیدہ بنی اسرائیل کی قوم میں پیدا ہوا اُس کا وہی نام تھا جس نام پر تمہارا امام اس آخری زمانہ میں ظاہر ہوا۔ بنی اسرائیل نے اِس برگزیدہ کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اگر اس انکار کی بھاری وجہ تم معلوم کرنا چاہتے ہو تو اناجیل موجودہ کے پہلے بابوں کو پڑھو۔ اُنکی کتابوں میں لکھا تھا کہ مسیحؑ سے سوال کیا گیا کہ اگر تو مسیح ہے تو ایلیا کہاں ہے جس کا آنا تیرے آنے سے پہلے ضروری تھا۔ حضرت مسیحؑ نے جواب دیا کہ آنے والا ایلیا یوحناؔ ہے چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو قبول نہ کرو۔ پھر وہ لوگ یوحناؔ کے پاس گئے اور اُن سے سوال کیا کہ کیا آپ ایلیا ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اب مَیں اُن بزرگوں سے سوال کرتا ہوں جو خلافت کو خلاف الوصیت سمجھتے ہیں کہ کیا آپ کو اپنی "کُھلی کُھلی باتوں پر" اُن بنی اسرائیل کی نسبت زیادہ وثوق ہے جنہوں نے مسیحؑ کو اسلیئے نہ مانا کہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کے مطابق ایلیا مسیحؑ سے پہلے نازل نہ ہوا۔ آپ بتائیں کیا مسیح ناصری کے زمانہ کے اہل کتاب کو اپنی اس دلیل پر کچھ کم وثوق تھا۔ کیا وہ اپنی اس بات کو ایسی ہی کُھلی بات نہیں یقین کرتے تھے جیسی کہ آپ اپنی بعض باتوں کو کُھلی کُھلی باتیں کہکر پکارتے ہو۔ اُنکو اپنی اس دلیل پر ایسا کامل وثوق اور ایسا غیر متزلزل بھروسہ تھا کہ اُسوقت سے اسوقت تک ۱۹ صدیاں

گذر گئی ہیں مگر اب تک اُن کے دل میں اپنی اس دلیل کے متعلق ذرا بھی شک پیدا نہیں ہوا۔ کیا آپ لوگوں نے پیارے مسیح کو اُنکے ایک مصنف کا یہ قول بارہا نقل کرتے ہوئے نہیں سُنا کہ اگر قیامت کے دن خدا ہم سے سوال کرے گا کہ تم نے مسیح کو کیوں قبول نہ کیا تو ہم اُس کے آگے ملاکی کی کتاب کھولکر رکھدیں گے کہ تُو نے اس کتاب میں ہم سے وعدہ کیا تھا کہ مسیح نہیں آئیگا جب تک ایلیا دوبارہ دنیا میں نہ آوے پس چونکہ تیرے وعدہ کے مطابق ایلیا دنیا میں نہ آیا اس لیئے ہم نے مدعی مسیحیت کا انکار کردیا۔ پس یہ ایک کُھلی کُھلی بات آنکے ہاتھ میں ہے اور مَیں امید نہیں کرتا کہ تمھیں اپنی کسی دلیل پر اس سے زیادہ وثوق ہو جتنا کہ مسیح ناصری کے زمانہ کے بنی اسرائیل کو اپنی دلیل پر تھا۔ اور اُن کا وثوق اور بھی بڑھ گیا جب کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام اُنکے اعتراض کے مقابل میں اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکے کہ یوحنّا ہی ایلیا ہے چاہو تو اسکو قبول کرو اور چاہو تو اسکو قبول نہ کرو۔ ان الفاظ کے اُن کے نزدیک اس سے زیادہ کچھ معنے نہ تھے کہ صرف مدعی مسیحیت کے کہنے پر ہم ایک شخص کو ایلیا مان لیں ورنہ اس امر کی کوئی دلیل اس مدّعی کے پاس نہیں کہ یہی ایلیا ہے اور جب یوحنّا نے ایلیا ہونے سے انکار کردیا تو اُن کا اعتراض اُنکے نزدیک اور بھی پختہ اور محکم ہوگیا اور انہوں نے مسیح کا انکار کرنے میں اپنے تئیں حق پر سمجھ لیا اور اب تک وہ اپنے تئیں حق پر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک کُھلی کُھلی بات ہمارے ہاتھ میں ہے۔ مگر یہ کُھلی کُھلی بات اُنکو خدا کی لعنت کا شکار ہونے سے بچا نہ سکی۔ اُنکو اس دلیل کی مضبوطی کا پختہ یقین تھا اور صرف یہی ایک دلیل اُنکے ہاتھ میں نہ تھی بلکہ ایسی ہی اور باتیں بھی تھیں جن کو وہ تمھاری طرح کُھلی کُھلی باتیں سمجھتے تھے۔ اور انکے بھروسہ پر مسیح علیہ السلام کا انکار کرنے میں وہ اپنے تئیں حق پر سمجھتے تھے۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو یہ دعویٰ کرسکے کہ جسقدر ہمیں اپنے دلائل پر وثوق ہے اسقدر بنی اسرائیل کو اپنے دلائل پر وثوق نہ تھا۔ تم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسکو یہود سے بڑھکر اپنی کسی دلیل پر اعتماد ہو۔ پس بتاؤ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اگر خدا بھی ہم سے سوال کریگا کہ تم نے مسیح کو کیوں قبول نہ کیا تو ہم اُسکے آگے ایلیا نبی کی کتاب کھولکر رکھدینگے کیا تم میں سے کسی کو اس شخص سے زیادہ اپنی کسی دلیل کی مضبوطی پر یقین ہے۔ ہرگز نہیں۔ مگر تم نے یہ بھی سوچا کہ پھر کیا وجہ ہے کہ

یہ کُھلی کُھلی باتیں جنکی مضبوطی پر اُنکو اسقدر مضبوط یقین تھا اُنکو خدا کے غضب کا نشانہ بننے سے بچا نہ سکیں۔ انکا وہ کونسا قصور تھا جسکی وجہ سے وہ خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ٹھہرے۔ کیا وہ سچے دل سے اس بات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ کہ ایلیا والی شرط پوری نہیں ہوئی۔ اُنکی کتاب میں صاف لفظوں میں جن کی کوئی اور تعبیر نہیں ہو سکتی تھی لکھا تھا کہ ایلیا زندہ اسی عنصری جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا ہے اور پھر اُنکی کتاب میں کُھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسیح نہیں آئیگا جب تک کہ ایلیا دوبارہ دنیا میں نہ آئے اور وہ ایلیا نہ آیا اور جب اُنہوں نے مدّعی مسیحیت سے پوچھا کہ آنیوالا ایلیا کہاں ہے تو اُس نے ایک ایسے شخص کا نام لیا جس نے خود ایلیا ہونے سے انکار کر دیا اور اُس مدّعی مسیحیت نے بھی یہی کہا کہ یہی ایلیا ہے چاہو مانو یا نہ مانو۔ اُسکے یہ الفاظ صاف طور پر یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ اُن کا یہ بیان ایک دعویٰ ہے جسکی تائید کے لیئے دلیل کی ضرورت ہے۔ مگر وہ اُن کی کتابوں سے کوئی ایسی دلیل پیش نہیں کر سکتا تھا جس سے ثابت ہو کہ ایلیا سے مراد ایک دوسرے شخص کا آنا ہے اور وہ شخص یوحنا ہے۔ اسلیئے اُنکو ناچار یہ کہنا پڑا کہ ایلیا ہے تو یہی۔ چاہو تم مانو یا نہ مانو۔ اور کوئی دلیل پیش نہ کی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہود خدا کے غضب کے نیچے آگئے اور ایلیا کے نہ آنے کا عذر جسے وہ نہایت سچے دل سے مسیحؑ کے نہ ماننے کے لیئے ایک مضبوط عذر یقین کرتے تھے اُنکو خدا کے عذاب سے بچا نہ سکا۔ دوستو! میں تمہیں بتلاؤں وہ کونسی غلطی تھی جسکی وجہ سے وہ خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ٹھہرے اور اُنکا وہ عذر جسے وہ نہایت ہی محکم وثوق کے ساتھ ایک صحیح عذر یقین کرتے تھے۔ خدا کے نزدیک قابلِ سماعت نہ ٹھہرا۔ بھائیو! اُنکا قصور یہ تھا کہ وہ چند ایک باتوں پر جن کو وہ اپنے نزدیک نہایت ہی محکم یقین کے ساتھ لاجواب سمجھتے تھے اڑ گئے اور ایسے اڑے کہ اُنکے مقابل میں کسی اور بات پر غور نہ کیا۔ اور دوسرے تمام دلائل کو جن سے مسیحؑ کی صداقت ثابت ہوتی تھی پس پُشت ڈال دیا۔ چند ایک باتوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا اور دوسری اُن کُھلی کُھلی باتوں کی ذرا بھر پرواہ نہ کی جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مدّعی مسیحیت ایک راستباز انسان ہے۔ پس اُنکی اس لاپروائی نے اُن کو ہلاک کر دیا۔ بیشک اُنکے ہاتھ میں چند ایک ایسی باتیں تھیں جن کو وہ نہایت پختہ یقین کے ساتھ لاجواب سمجھتے

تھے مگر اُن باتوں کے مقابل میں بہت سے ایسے دلائل بھی تو تھے جن سے مسیح کی صداقت ظاہر ہوتی تھی مگر انہوں نے ان سب باتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ یہ قصور تھا جسکی وجہ سے وہ پکڑے گئے اور اُن کی چند کُھلی کُھلی باتیں اُن کو خدا کے مواخذہ سے بچا نہ سکیں۔ پس دوستو! اس واقعہ میں ہمارے لئے ایک سبق ہے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب دیکھو ایک خطرناک نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ ایک ہولناک مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس سے عبرت حاصل کریں اور جو سبق بنی اسرائیل کی قوم ہمیں سکھا گئی ہمیں وہ سبق کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ دیکھو ایک قوم چند کُھلی کُھلی باتوں کے گھمنڈ میں آکر جہنم میں جا پڑی۔ پس کیا ہمیں اس سے عبرت حاصل نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم پر تو سب قوموں سے زیادہ حجت پوری ہو چکی۔ ہمیں ایسے علوم سے بھرپور کیا گیا جو کسی دوسری قوم کو نصیب نہیں ہوئے۔ آسمانی علوم کے خزانے ہم پر کھولے گئے اور خدا کے مسیحؑ نے حکمت اور معرفت کے دریا چلا دیئے۔ وہ اس زمانہ میں الٰہی علوم کے دروازے کھولنے کے لئے آیا تھا اور اُس نے اس آسمانی متاع کو اس کثرت سے تقسیم کیا کہ لینے والے اس مال کو لیتے لیتے تھک گئے اور ہم نے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس قول کی سچائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مھدی اس کثرت سے خزانے تقسیم کرے گا کہ لینے والے تھک جائیں گے مگر مھدی کا خزانہ ختم نہ ہوگا۔ اُس کی زبان سے جو حقیقی معنوں میں دُرّ افشان تھی جہاں ہم نے بے شمار بیش بہا موتی حاصل کیئے اور قیمتی جواہر سے اپنے دامنوں کو پُر کیا۔ اُن دُرِ ثمینہ میں ایک قیمتی موتی یہ بھی تھا کہ اُس نے ہمیں اُس غلطی سے آگاہ کیا جو بنی اسرائیل نے اسرائیلی مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں کھائی۔ اُس نے ہمیں بتلایا کہ بنی اسرائیل کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے چند باتوں پر جن کو وہ اپنے خیال میں کُھلی کُھلی سمجھتے تھے اڑ گئے اور سمجھ لیا کہ ہمارے پاس اِس مدعیٔ مسیحیت کے نہ ماننے کے لئے کافی عذر ہے اور ہم خدا کے نزدیک ملزم نہیں ٹھہر سکتے مگر انہوں نے تمام دوسری باتوں کو نظر انداز کر دیا جن سے مسیح کی صداقت ظاہر ہوتی تھی پس اُن کا یہ فعل یعنی چند باتوں پر اڑ جانا اور دوسرے دلائل کو بالکل نظر انداز کر دینا اور لاپرواہی سے اُنکی طرف سے مُنہ پھیر لینا اور طرح طرح کی

باتیں بنا کر انکو ٹال دینا خدا کے نزدیک انکو ملزم ٹھہرانے کا باعث ہُوا۔ پس بھائیو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اس واقعہ سے عبرت پکڑیں۔ اور اُس راہ سے پرہیز کریں جس راہ پر پہلی قومیں چلکر خدائے تعالیٰ کے نزدیک قابلِ عتاب ٹھہر گئیں۔ بنی اسرائیل کی مثال سے جہاں ہمیں اور بہت سے سبق حاصل ہوتے ہیں ایک سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ ہمیں اپنے بعض دلائل پر جسے ہم اپنے خیال میں لاجواب سمجھیں ایسا فریفتہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم کسی دوسری بات پر غور ہی نہ کریں اور اُن دلائل کے مقابل میں جسقدر دلائل ہوں اُن سے اعراض کرلیں۔ یہی غلطی تھی جس نے بنی اسرائیل کو ہلاک کیا۔ پس ہمیں اُنکی مثال سے عبرت حاصل کرنی ...... چاہیئے۔ اور اگر ہمیں کسی اپنی دلیل پر بنی اسرائیل سے بھی زیادہ وثوق ہو پھر بھی ہمیں چاہیئے کہ ہم دوسرے دلائل پر پورا غور کریں اور پھر خدا سے ڈر کر اُس راہ پر چلیں جس کی طرف تقویٰ اور احتیاط ہمیں رہنمائی کرے۔ دیکھو اپنی بعض باتوں کے سبب جنکو تم اپنے زعم میں کُھلی کُھلی باتیں سمجھتے ہو ایسے نشہ میں نہ آجاؤ کہ فریق ثانی کے دلائل کو حقارت کی نظر سے دیکھکر اُنکو رد کردو۔ اور تمھارے موہومہ دلائل تمھیں ایسی نیند نہ سلادیں کہ پھر ایک وقت سخت حسرت کے ساتھ تمھیں یہ کہنا پڑے کہ ہائے میں سویا رہا اور مجھے خبر نہ ہوئی۔ وقت گذرنے سے پہلے جاگو۔ اُس گھڑی سے پہلے جاگو جو اس عالم سے گذرنے کی گھڑی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس عالم میں تو تم سوئے رہو اور دوسرے عالم میں جاکر تمھاری آنکھ کُھلے۔

سب سے بڑی بات جو تم پیش کرتے ہو یہ ہے کہ الوصیت میں کسی ایسے خلیفہ کا ذکر نہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین ہو اور جو انتظام حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں کیا ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ آپ کے خیال میں بھی یہ امر نہیں تھا کہ آپ کے بعد آپ کے جانشین اور خلفاء ہونگے بلکہ آپ نے الوصیت میں ایک انجمن کو اپنا جانشین قرار دیا ہے اور ایک تحریر میں اس انجمن کو قوم کا مطاع ٹھہرایا ہے۔ ہاں غیر لوگوں کو احمدی جماعت میں داخل کرنے کے لیئے یہ تجویز کی ہے کہ جس شخص کو چالیس آدمی اس کام کے لیئے منتخب کریں وہ غیر احمدیوں سے بیعت لیکر اُنکو احمدی بنائے اور ایسے بیعت لینے والے۔ ایک

وقت میں کئی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک گاؤں میں ایک ایسا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے لوگ قوم کے مطاع نہ ہونگے قوم کی مطاع صرف انجمن ہو گی ایسے لوگوں کا کام صرف یہ ہو گا کہ غیر لوگوں کو بذریعہ بیعت سلسلہ احمدیہ میں داخل کریں اور بس۔ اس سے زیادہ اُن کا کوئی اختیار نہ ہو گا اور وہ بھی انجمن کے ایسے ہی ماتحت ہونگے جیسے دوسرے احمدی۔ اور چونکہ یہ انتظام خود حضرت مسیح موعودؑ اپنی الوصیت میں کر گئے ہیں اسلیئے اسکے مقابل میں ہم کسی دلیل کو سن نہیں سکتے اور نہ کوئی امر قبول کر سکتے ہیں۔

یہ وہ خیالات ہیں جنکے بھروسہ پر بعض لوگوں نے کسی شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین اور احمدی قوم کا مطاع و امام تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے اور وہ اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دیتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ ہمارا عمل الوصیت کے مطابق ہے۔ اسلیئے اگر ہم نے ایک شخص کو اپنا امام تسلیم نہیں کیا اور اُس کی اطاعت کے لیئے اپنی گردنوں کو نہیں جھکایا تو ہمارے لیئے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ ہمارے پاس الوصیت کا عذر ایک کافی عذر ہے اور ممکن ہے کہ بعض نے کسی وقت بنی اسرائیل کی قوم کی طرح اس طرح بھی اپنے دل کو تسلی دی ہو کہ اگر خدا ہم سے سوال کریگا کہ تم نے کیوں ایک شخص کو اپنا امام اور مطاع بنانے سے انکار کیا تو ہم اُس کے آگے الوصیت کھولکر رکھدیں گے کہ اس میں کہاں لکھا تھا کہ میرے بعد تمہارا ایک امام ہو جو تمام قوم احمدیہ کا مطاع ہو بلکہ اسمیں تو ایک انجمن کو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کا جانشین بیان کیا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے ایک تحریر میں اس انجمن کو تمام قوم کا مطاع قرار دیا تھا۔ اور بیعت لینے کے لیئے الگ انتظام کیا گیا تھا۔ مگر بھائیو یاد رکھو۔ مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہ تمہارے تمام خیالات ہرگز ہرگز کھُلی کھُلی باتیں کہلانے کے مستحق نہیں بلکہ یہ تمہارے خیالات دھوکہ دینے والے خیالات ہیں۔ اور یہ خیالات ہرگز تمہاری بریّت کے لیئے کافی نہیں۔ اور اگر تم اپنے ان خیالات کا بنی اسرائیل کے اُن دلائل کے ساتھ موازنہ کرو جن کے بھروسہ پر اُنہوں نے مسیحؑ قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو بنی اسرائیل کے عذرات تمہارے عذرات سے نسبتہً بہت قوی ہیں۔

مگر پیشتر اسکے کہ مَیں اُن استدلالوں کی جانچ پڑتال کروں جو الوصیت یا حضرت اقدسؑ کی قلمی تحریر سے کیئے جاتے ہیں اور جن کی بنا پر خلافت کا انکار کیا جاتا ہے مَیں بعض اسور آپ

صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تا آپ اُن پر غور کریں۔

سب سے پہلے میں آپ کو خدا کے فضل کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ تا اسپر غور کرکے آپ یہ دیکھ سکیں کہ خدا کے نزدیک ہمارے لئے کونسی سیدھی راہ ہے۔

جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دن قریب آگیا تو خدا نے ۹۔مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو آپ کی رحلت کی خبر ان الفاظ میں دی الرحیل ثم الرحیل۔ موت قریب۔ مگر اس خبر کے ساتھ ایک بشارت بھی تھی ان اللہ یحمل کل حمل۔ یعنی اگرچہ تیری موت کا وقت قریب آگیا ہے مگر تیرے جانے کے بعد میں تیرے کام کو بگڑنے سے بچالوں گا۔ اور تیرے ہر ایک کام کا بوجھ خود اُٹھاؤں گا۔ خدا نے اس الہام میں اپنے مسیحؑ کو بشارت دی کہ تیرے جانے کے بعد میں خود اس سلسلہ کا متکفل ہونگا۔ میں خود اسکی حفاظت کروں گا اور اسکو سلامتی کی راہ پر چلاؤں گا پس تُو اپنی وفات کی خبر سُنکر اپنے سلسلہ کے لئے متفکر نہ ہو اور اس غم کو اپنے دل میں جگہ نہ دے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے جانے کے بعد اس سلسلہ کا شیرازہ ٹوٹ جائے۔ یہ تیرا ریوڑ منتشر نہ ہوگا۔ میں خود اس کی چوپانی کا انتظام کروں گا۔ اور اس جماعت کو ایک ایسی سڑک پر چلاؤں گا جو سلامتی کی سڑک ہوگی۔ پس تُو اپنی وفات کی خبر سُنکر فکرمند نہ ہو اور جماعت کا غم نہ کھا۔ اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ پھر جس طرح خدائے تعالیٰ نے اپنے مسیحؑ کو اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت ان اللہ یحمل کل حمل کہکر تسلّی دی۔ اسی طرح احمدی جماعت کو بھی یہ کہکر تشفی دی کہ ڈرو مت مومنو (الہام ۱۵۔مئی) یعنی اپنے امام کی وفات کی خبر سُنکر مت گھبراؤ اور یہ خیال نہ کرو کہ جب ہمارے موجودہ پاسبان کا سایہ ہمارے سروں پر سے ہٹ جائے گا تو پھر ہم کس سایہ کے نیچے جگہ لیں گے اور جب ہمارا موجودہ محافظ چلا جائے گا تو اسکے چلے جانیکے بعد کون ہماری پاسبانی کریگا۔ اور اس ریوڑ کا گڈریا پھر کون ہوگا۔ اور جب اس روحانی باپ کی وفات کے بعد ہم یتیم رہ جائیں گے تو پھر ہمارا مربی کون ہوگا۔ خدائے تعالیٰ نے احمدی جماعت کو تسلّی دی کہ اپنے امام کی وفات کا خیال کرکے مت گھبراؤ کیونکہ اسکے چلا جانے کے بعد میں تمھاری حفاظت کا سامان کرونگا۔ اور جس طرح تم اسوقت ایک امام کے سایہ کے نیچے ایک جماعت بنے ہوئے ہو میں تمھاری اس جماعت کو ٹوٹنے سے بچالونگا۔

اور جس طرح اسوقت تم میں ایک وحدت ہے۔ مسیح کی وفات کے بعد میں تمہارے لیئے ایسا سامان کروں گا کہ یہی وحدت تمہارے اندر قائم رہے۔ پس دوستو بتاؤ۔ خدا نے اپنے اس وعدہ کو کسطرح پورا کیا اور جماعت کی حفاظت کا کیا سامان کیا۔ تم کہتے ہو کہ مسیح موعودؑ نے الوصیت میں اپنے بعد کے لیئے یا انتظام کیا تھا کہ مجلس معتمدین اسکی جانشین ہو اور احمدیوں سے دوبارہ بیعت نہ لیجاوے۔ ہاں جو غیر احمدی احمدی جماعت میں داخل ہونا چاہے ایسے لوگوں کے لیئے بیعت لینے والے تجویز کئے جاویں الوصیت کے رُو سے ایسے بیعت گیرندگان ہر ایک شہر اور ہر ایک گاؤں میں ہو سکتے ہیں۔ یہ وہ انتظام ہے جو تم میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد کے لیئے تجویز کیا تھا۔ یہ وہ انتظام تھا جو الوصیت کے رُو سے حضرت مسیح موعودؑ کے وفات کے ساتھ ہی عمل میں لایا جانا چاہیئے تھا۔ مگر دوستو بتاؤ کہ خدائے تعالیٰ کا فعل اس انتظام کے مطابق واقع ہوا یا اسکے بالکل خلاف مسیح کی وفات کے ساتھ وہ وقت آگیا تھا کہ اگر خدا کے برگزیدہ خلیفہ نے اپنے بعد کے لیئے ایسا ہی انتظام کیا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور اسکے سوا کوئی اور انتظام کرنا الوصیت کی خلاف ورزی تھی۔ تو اسکے مطابق عمل کیا جاتا اور الوصیت کے منشاء کے مطابق مجلس معتمدین کے ۱۴ ممبروں کو خلافت کے تخت پر بٹھایا جاتا اور تمام جماعت احمدیہ میں یہ اعلان کیا جاتا کہ آج سے یہ انجمن تمام جماعت کے لیئے ایسی ہی مطاع ہوگی جیسے کہ حضرت مسیح موعود اپنی زندگی میں جماعت کے مطاع تھے اور ان ۱۴ ممبروں کو حق پہنچتا تھا کہ وہ الوصیت کے منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد سے اس عہد پر بیعت بھی لے لیتے کہ ہم مجلس معتمدین کو اپنا ایسا ہی مطاع سمجھیں گے جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا مطاع سمجھتے تھے اور غیر احمدیوں کو احمدی جماعت میں داخل کرنے کے لیئے مختلف شہروں اور دیہات میں بیعت گیرندے قائم کیئے جاتے اور ان بیعت گیرندوں سے سب سے پہلے اس امر کا عہد لیا جاتا کہ غیر احمدیوں کو احمدی جماعت میں داخل کرنیکے واسطے اُن سے بیعت لینے کے سوا ہمارا اور کوئی کام نہ ہوگا۔ بلکہ انکو بیعت لینے کا اختیار نہ دیا جاتا جب تک وہ یہ تحریری اقرار نامہ لکھکر نہ دیتے یا سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے ہاتھ پر اس امر کی بیعت نہ کرتے کہ ہمارا یہ حق نہ ہوگا کہ ہم کسی بیعت کنندہ سے کسی قسم کی نذر قبول کریں

بلکہ ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہوگا۔ کہ ہم اپنے بیعت کنندوں سے یہ عہد لیں کہ وہ زر چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کرینگے۔ اور ہر امر میں مجلس معتمدین کو ہی اپنا مطاع سمجھیں گے۔ الغرض اگر فی الواقعہ حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کا یہی منشاء تھا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور اسکے خلاف کسی قسم کا انتظام کرنا الوصیت کی صریح اور بدیہی اور یقینی خلاف ورزی ہے جیسا کہ اسوقت کہا جاتا ہے تو اس الوصیت پر عمل کرنیکا وہی وقت تھا جب کہ حضرت مسیح موعودؑ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ دوستو! مَیں یہ ہنسی کی بات نہیں کرتا بلکہ مَیں نہایت سنجیدگی سے کہتا ہوں کہ اگر واقعہ میں یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات کے بعد یہی انتظام کیا تھا کہ انجمن ہی حقیقی معنوں میں آپ کی جانشین ہو اور انجمن ہی آپ کی جگہ تمام قوم کی مطاع ہو یہانتک کہ بیعت لینے والے بھی اسی کی ہدایت کے تابع ہوں تو ضرور اور لازمی تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ساتھ ہی اس الوصیت پر عمل کیا جاتا اور کوئی چیز بھی حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت پر عمل کرنے سے مانع نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اور مجلس معتمدین کے ممبروں کا یہ فرض تھا کہ اپنے پیارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر سب سے پہلے عمل کرتے۔ اِنہیں ممبروں میں بعض وہ ممبر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس میں زبانی حضرت مسیح موعودؑ سے الوصیت کی نہایت صفائی سے تشریح کرائی تھی۔ اور آپ کا یہی منشاء تھا کہ میرے بعد میری اصل جانشین مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہے اور یہ کہ جن بیعت لینے والوں کا ذکر الوصیت میں کیا گیا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین نہیں بلکہ اُن کا کام صرف اتنا ہے کہ غیر احمدیوں کو احمدی سلسلہ میں داخل کرنے کے لیئے اُن سے بیعت لیں۔ اس سے بڑھکر اُن کو رائی بھر بھی اختیار نہیں اور وہ انجمن کے ماتحت اور اُسکی ہدایات پر عمل کرنیوالے ہونے چاہیئیں۔ اب جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے کھُلے الفاظ میں اپنی الوصیت کی ان ممبروں کے سامنے تشریح بھی کر دی تھی اور انہوں نے اس کا مطلب خوب سمجھ لیا تھا۔ تو ان کا فرض تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سب سے پہلے یہ صاحبان اس امر کا اعلان کرتے کہ آج سے حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین ہم ہیں اور احمدی قوم کا الوصیت کے رُو سے یہ فرض ہے کہ وہ ہمیں اپنا ایسا ہی مطاع قرار دیں جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ اُن کا مطاع تھا۔ آج سے وہ فیصلے جنکو ہم کثرت رائے

Digitized by Khilafat Library

سے پاس کریں قوم کے لیئے قطعی اور واجب التسلیم ہونگے۔ ہاں غیر احمدیوں کو احمدی جماعت میں داخل کرنیکے لیئے الوصیت کے مطابق بعض بیعت لینے والے منتخب کر لیئے جاویں اور ایسے لوگ جسقدر زیادہ ہوں اتنے ہی بہتر ہیں تا غیر احمدیوں کو احمدی بنانے کا کام سرعت اور آسانی سے ترقی کرے۔ اور اس کام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک احمدی واعظ کو بیعت لینے کا اختیار دیا جاوے اور اُس کا نام و پتہ دفتر سکرٹری میں بھیجدیا جاوے تاکہ اُس سے چندہ کا باقاعدہ مطالبہ ہوتا رہے۔ اور چونکہ یہ ظاہر ہے کہ واعظوں کی تعداد جسقدر زیادہ ہو اُتنا ہی بہتر ہے۔ اسلیئے ایسے بیعت لینے والے جسقدر زیادہ منتخب کیئے جاویں اُتنی ہی سرعت اور تیزی سے احمدی سلسلہ ترقی کریگا۔ پس ان بھائیوں کا (جو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی وصیت کو اس لیئے رد کر رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی الوصیت کے منشاء کے خلاف ہے اور جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت کی وہی تشریح ہمارے سامنے کی تھی جو اس وقت ہم پیش کرتے ہیں) یہ فرض تھا کہ اس الوصیت پر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جو اسپر عمل کرنے کا وقت تھا عمل کرتے۔ میں ان صاحبان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کا وقت وہ وقت نہیں تھا جب کہ الوصیت پر عمل کیا جاتا۔ تم کہتے ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت کی وہی تشریح فرمائی تھی جو ہم پیش کرتے ہیں۔ پھر کیا وجہ کہ جب اس وصیت پر عمل کرنے کا وقت آیا اور تم لوگ زندہ موجود تھے تو تم نے اس تشریح کے مطابق الوصیت پر عمل نہ کیا۔ وہ کونسی روک تھی جس نے تمکو الوصیت پر عمل کرنے اور کرانے سے باز رکھا۔ کیا وہ وقت الوصیت پر عمل کرنے کا نہ تھا۔ کیا تمھیں اُسوقت اس تشریح کا علم نہ تھا جو تم اب پیش کرتے ہو۔ کیا اُسوقت تم تمام جماعت کے لیئے ایک خلیفہ کا ہونا الوصیت کے منشاء کے خلاف نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ تم اسوقت سمجھتے ہو۔ دیکھو خلیفۃ المسیحؑ ایک خلیفہ کے لیئے وصیت کر گیا مگر تم اسکو اس بنا پر رد کرتے ہو کہ وہ الوصیت کے خلاف ہے تم کھولکر کہتے ہو کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کے مقابل پر خلیفۃ المسیحؑ کی تحریر کو قبول نہیں کر سکتے۔ پس اُسوقت جبکہ حضرت مسیح موعود تمھارے درمیان میں سے اُٹھایا گیا نورالدین ابھی خلیفۃ المسیح بھی نہیں ہوا تھا اور اُس نے تمھیں کسی خلیفہ کے مقرر کرنے کے لیئے کہا بھی

ص تاکہ جس جگہ کوئی شخص احمدی سلسلہ میں داخل ہونا چاہے فوراً اس کی بیعت لیجاوے ؏

نہ تھا۔ تو پھر اُس وقت تم نے کیوں الوصیت کو بھلا دیا اور اُس تشریح کو بھی بالائے طاق رکھدیا۔ جو تم اسوقت پیش کرتے ہو اگر واقعہ میں ایک خلیفہ کا انتخاب الوصیت کے برخلاف تھا بلکہ الوصیت کے رُو سے انجمن تمام قوم کی مطاع اور حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی معنوں میں جانشین اور خلیفہ تھی۔ تو پھر تم نے کیوں الوصیت کا خلاف کیا اور کیوں ایک دوسرے شخص کو خلیفۃ المسیحؑ اور مطاع قرار دیا۔ الوصیت کے مقابل میں تو تمھیں کسی کی بھی پروا نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ نور الدینؓ کیا۔ اگر آسمان سے کوئی فرشتہ بھی نازل ہوتا تب بھی تمھیں حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کے خلاف اُسکو خلیفۃ المسیح انتخاب نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ نور الدینؓ کے ایک ارشاد کی جو اُس نے خلیفۃ المسیحؑ کی حیثیت سے کیا تم اس لئے پروا نہیں کرتے کہ وہ الوصیت کے منشاء اور اُس تشریح کے خلاف ہے جو حضرت مسیح موعودؑ سے تم نے بگوشِ خود سُنی۔ پھر اُسوقت جبکہ نور الدین ابھی خلیفۃ المسیحؑ نہیں بنا تھا تم نے الوصیت کے برخلاف اور حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح کے برخلاف کیوں ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین بنایا۔ حضرت مسیح موعودؑ تو انجمن کو حقیقی اور یقینی معنوں میں اپنا جانشین قرار دیں اور تم ایک اور شخص کو خلیفۃ المسیحؑ ٹھہراؤ۔ یہ تم نے کیا غضب کیا۔ ایک ایسی ہستی کو جسے حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے پہلے اپنی وصیت میں اپنا جانشین قرار دیا جب اُسکی جانشینی کا وقت آیا تو تم نے حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کے برخلاف ایک دوسرے وجود کو اُس مسند پر بٹھا دیا خدا کا رسول ایک وصیت کرتا ہے۔ خدا کا نبی ایک انجمن کو اپنا جانشین قرار دیتا ہے اور تمھارے سامنے اپنی وصیت کی پوری تشریح اور توضیح بھی کر جاتا ہے پھر تم ہی اُس وصیت کو توڑتے اور اُسکی خلاف ورزی کر کے وہ خلعت جو انجمن کے لئے تجویز کی گئی تھی ایک دوسرے شخص کو پہناتے اور اُسکو خلیفۃ المسیحؑ کا خطاب دیتے اور اُسکو اپنا اور تمام قوم کا مطاع اور امام قرار دیتے۔ کبھی دنیا میں ایسا بھی غضب ہوُا ہے۔ کبھی کسی نبی کے حکم کی ایسی بھی ہتک کی گئی ہے۔ اُسکی لکھی ہوئی وصیت تمھارے پاس موجود۔ اُسکی تشریح کے تم خود گواہ۔ جب اُسپر عمل کرنے کا وقت آیا تو اس وصیت کو ایک ردّی کاغذ کی طرح پھینک دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی کھُلی تشریح کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کی اور جسکو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اپنا جانشین قرار دے گیا تھا۔ تم نے اُسکو جانشین نہ بننے دیا بلکہ ایک اور

شخص کو وہ منصب دے دیا۔ مَیں اُس وجہ کے دریافت کرنیکا خواہش مند ہوں کہ تم نے الوصیت کی یہ خلاف ورزی کیوں کی۔ اور کس بات نے تمھیں مجبور کیا کہ تم نے خدا کے مسیحؑ کے ایسے ضروری فرمان کو توڑ دیا۔ آج چھ سال کے بعد تمھیں یہ ساری باتیں یاد آگئیں اور مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت جبکہ ان باتوں پر عمل کرنے کا وقت آیا تھا اور جب کہ وہ باتیں ابھی تمھارے دماغوں میں بالکل تازہ تھیں اُسوقت تم نے ان سب باتوں کے خلاف عمل کیا۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ تم نے اس سے بڑھکر یہ غضب ڈھایا کہ جو درخواست آپ صاحبان نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کیخدمت میں مسیحؑ کا جانشین بننے کے لئے پیش کی اُسمیں آپ نے اپنے تمام موجودہ دعاوی کی اپنے قلم سے تردید کردی۔ اُس درخواست کو تم نے نہایت ہی خطرناک الفاظ سے شروع کیا۔ اس عریضہ کے الفاظ جو آپ صاحبان نے باغ میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں ایسے وقت میں پیش کیا جبکہ صاحبِ الوصیتؑ کا جنازہ ابھی تمھارے سامنے پڑا ہُوا تھا۔ یہ ہیں **"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام مندرجہ رسالہ الوصیة**۔ ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدقِ دل سے متفق ہیں کہ اوّل المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ... ...کے ہاتھ پر **احمدؐ کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحبؓ کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰة والسلام کا تھا"** اب دیکھو یہ درخواست کیسی خطرناک ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ تو بقول آپ کے الوصیت میں یہ فرمان درج فرماویں کہ میرے بعد انجمن میری جانشین ہو اور وہی تمام احمدی جماعت کے پُرانے اور نئے ممبروں کی مطاع ہو اور آپ صاحبان حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کریں کہ **مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام مندرجہ رسالہ الوصیة ہم لوگ** آپ کو خلیفة المسیحؑ تسلیم کرنے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں صدق دل سے متفق ہیں۔ سچ بتاؤ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے حکم کی اتنی جلدی کیوں خلاف ورزی کی۔

کیا تم اس بات کو تسلیم کرنیکے لیئے تیار ہو۔ الوصیت میں کہیں یہ فرمان بھی لکھا ہے کہ احمدی جماعت کے تمام پرانے اور نئے ممبر میرے بعد ایک شخص کو میرا جانشین قرار دیکر اُسکے ہاتھ پر بیعت کریں اور وہ اُن کا ایسا ہی مطاع ہو جیسا کہ مَیں اُن کا مطاع تھا۔ تم تو کہتے ہو کہ الوصیت میں انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ٹھہرائی گئی ہے اور وہی تمام جماعت احمدیہ کی مطاع ہے۔ اور پھر تم کہتے ہو کہ الوصیت میں کسی ایسے خلیفہ کا ذکر نہیں جسکے ہاتھ پر تمام احمدی بیعت کریں۔ پھر تم نے یہ کیا غضب کیا کہ تمام جماعت کو ایسی راہ پر چلا دیا جو الوصیت کے صریح منشاء کے خلاف تھی اور جس میں آپ کے نکتۂ خیال سے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے کھُلے کھُلے فرمان مندرجہ الوصیت کی خلاف ورزی تھی۔ آپ کی مندرجہ بالا درخواست سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

۱۔ آپنے یہ درخواست مطابق فرمان حضرت مسیح موعودؑ مندرجہ الوصیت حضرت مولویصاحبؓ کی خدمت میں پیش کی۔

۲۔ احمدؑ کے نام پر کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ صاحبان کی یہ بیعت الوصیت کے اُس فرمان کے ماتحت تھی جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں " اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔

۳۔ آپ صاحبان کا اور جماعت کے دیگر پرانے اور نئے ممبروں کا احمدؑ کے نام پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ بالا تحریر کا یہی منشاء ہے کہ احمدی جماعت کے پرانے اور نئے ممبر آپ کی وفات کے بعد ایک شخص کو آپ کا خلیفہ تسلیم کرکے اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

۴۔ آپ کا یہ لکھنا کہ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ ہم احمدیان صدق دل سے اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مولویصاحبؓ کے ہاتھ پر سب احمدی کیا نئے اور کیا پرانے بیعت کریں اور " **حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا**"۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ الوصیت کے رُو سے جس بزرگ کے ہاتھ پر لوگ بیعت کرینگے وہ تمام جماعت احمدیہ کا ایسا ہی مطاع ہو گا

جیساکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام مطاع تھے۔ آپ صاحبان کی تحریر صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ آپ نے اُسوقت جو کچھ کیا حضرت مولوی صاحبؓ کی کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان مندرجہ رسالہ الوصیۃ کی تعمیل میں کیا۔ اگر حضرت مولویصاحبؓ کی فضیلت کو اس معاملہ میں کچھ دخل تھا تو وہ صرف اس قدر تھا کہ آپنے اُن کی ذات کو اس غرض کے لیئے دوسرے لوگوں پر ترجیح دی اور آپنے اُنکو بیعت لینے کے لیئے اور جماعت کا امام بننے کے لیئے منتخب کیا۔ الوصیت میں حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا تھا "اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے بعد میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیں،، اور آپنے دیکھا کہ اس عبارت کا سب سے بڑھ کر مصداق حضرت مولوی صاحبؓ کا وجود باجود ہے اسلیئے آپنے اُنکو منتخب کیا مگر آپنے انتخاب اسلیئے کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ الوصیت میں ایسے آدمی کے انتخاب کے لیئے حکم دے گئے تھے۔ آپکا اپنی درخواست کے ابتداء میں یہ لکھنا **مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ** ظاہر کرتا ہے کہ اسکے بعد جو کچھ آپ نے لکھا وہ مطابق فرمان حضرت مسیح موعودؑ مندرجہ رسالہ الوصیت لکھا یا دوسرے لفظوں میں یُوں کہو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد تمام احمدیوں کا خواہ وہ پُرانے احمدی ہوں یا نئے احمدی ہیں ایک بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور اُس کو تمام جماعت احمدیہ کا مطاع تسلیم کرنا اور تمام جماعت کے لیئے ایک ہی ایسے شخص کا منتخب کرنا یہ عین مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ کے تھا پس بھائیو! کیا یہ کوئی کم غضب کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ تو الوصیت میں آپکے قول کے بموجب انجمن کو اپنا حقیقی جانشین قرار دے جائیں اور آپکا الوصیت کے رُو سے یہی فرمان ہو کہ میرے بعد تمام جماعت احمدیہ کی مطاع انجمن ہاں صرف انجمن ہی ہو اور بیعت گیرندوں کا کام صرف غیر احمدیوں سے بیعت لینا ہو اور اس سے بڑھکر اُنکا رائی بھر بھی اختیار نہ ہو اور جماعت احمدیہ پر ایسے لوگوں کی ذرا بھر بھی حکومت نہ ہو اور آپ کا یہ بھی دعویٰ ہو کہ خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ اپنی الوصیت کی ہمارے پاس تشریح و توضیح فرما گئے تھے اور آپ کا صریح یہی منشاء تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی جانشین انجمن ہو گی اور بیعت

لینے والے صرف غیر احمدیوں سے بیعت لیکر احمدی بنائیں گے اور یہ لوگ جماعت احمدیہ کے مطاع و امام ہرگز نہ ہونگے۔ مگر باوجود اسکے آپنے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جبکہ آپ کی الوصیت پر عمل کرنیکا وقت آیا اور جبکہ سب سے بڑھکر آپ لوگوں کا یہ فرض تھا کہ الوصیت پر عمل کرتے اور کراتے اور اگر الوصیت کا خلاف ہوتا ہوا دیکھتے تو مردانہ وار ایسے لوگوں کا مقابلہ کرتے اور علی الاعلان جماعت احمدیہ کے سامنے اُس تشریح و توضیح کو بھی پیش کرتے آپنے خود ہی ایک شخص کو تمام جماعت احمدیہ کا امام اور پیشوا اور حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقی جانشین تسلیم کیا اور یہ قرار دیا کہ تمام احمدی اس امام کے ہاتھ پر بیعت کریں اور یہ بھی تشریح کردی کہ صرف نئے احمدی ہی بیعت نہ کریں بلکہ تمام پُرانے احمدی اسکے ہاتھ پر بیعت کریں اور اسکو اپنا مطاع تسلیم کریں اور پھر یہ غضب ڈھایا کہ کہدیا کہ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کے مطابق ہم کرتے ہیں اور فرمان بھی وہ جو الوصیت میں درج ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں حکم دیا ہے جو واجب التعمیل ہے کہ میرے بعد میری جماعت کے لیئے لازمی ہوگا کہ وہ کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرے اور وہ بزرگ اُن کا ایسا ہی مطاع ہو جیسا کہ مَیں اُن کا مطاع تھا۔ پس بھائیو آپنے یہ کیا کیا۔ آپ کو کرنا تو کچھ چاہیئے تھا اور آپنے کردیا بالکل اُسکے اُلٹ۔ اب آپ ہی ہمیں بتلائیں کہ ہم آپ کی کونسی بات سچی مانیں۔ کیا آپ کا یہ کہنا سچا ہے کہ الوصیت کے رُو سے انجمن ہی حضرت مسیح موعود کی جانشین ہے۔ بیعت لینے والے جانشین نہیں اور اُنکا کام صرف غیر احمدیوں سے بیعت لینا ہے اور بس۔ یا آپ کی وہ درخواست درست ہے جو آپنے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کی اور جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ الوصیت میں حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان یہ ہے کہ میرے بعد تمام پُرانے اور نئے احمدی ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کریں اور وہ تمام جماعت احمدیہ کا مطاع اور میرا جانشین ہو۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں۔ ہم تو حیران ہیں کہ آپ کا کونسا بیان درست مانیں۔ پہلا جو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت کیا یا دوسرا جو آپ اسوقت کرتے ہیں۔

پھر دیکھو۔ آپ لوگوں نے غضب پر غضب کیا۔ صرف اُسی درخواست پر بس نہ کی بلکہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے ایک عام اعلان شائع کیا۔ ناظرین شائد خیال کریں گے کہ یہ

اعلان جو سکرٹری کی طرف سے تھا اور سکرٹری بھی وہ جو اس بات کا ادعا کرتا ہے کہ میرے سامنے اور میرے سوال پر حضرت مسیح موعودؑ نے خوب کھولکر الوصیت کی تشریح و توضیح فرمادی تھی اور آپ کا یہی منشاء تھا کہ انجمن ہی میری جانشین ہوگی بیعت لینے والے تو صرف غیر احمدیوں سے بیعت لیکر اُنکو احمدی بنائیں گے اور بس۔ اور وہ قوم کے مطاع نہ ہونگے اور نہ احمدی اُنکے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ آپ خیال فرمادیں گے کہ اِس سکرٹری کی طرف سے جو اعلان تھا اس میں تو ضرور رازِ حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہوگا اور اس میں سکرٹری صاحب نے قوم کو اُس تشریح کے مطابق اطلاع دی ہوگی جو حضرت مسیح موعودؑ نے اُنکے سامنے کی تھی اور اس طرح ایک امانت کو قوم تک پہنچا کر اپنے فرض سے اپنے تئیں سبکدوش کیا ہوگا مگر نہیں نہیں بھائیو۔ سکرٹری صاحب نے ایسا نہیں کیا بلکہ کوئی اور ہی اُلٹی راہ اُنکے آگے پیش کی۔ آپ صاحبان کو اس اعلان کے اصل الفاظ سُننے کا شوق ہوگا۔ اُسکے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپکے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق .... جناب حکیم نورالدین صاحب سلّمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی"

اب دوستو غور کرو۔ اس اعلان کا لکھنے والا وہی شخص ہے جس کا اب یہ دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے زندگی میں میرے سوال پر الوصیت کی تشریح فرمادی تھی۔ جسکے رُو سے انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ اور یہ کہ انجمن کے سوا کسی اور شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین اور خلیفہ تسلیم کرنا الوصیت کی صریح خلاف ورزی ہی جو کہ ایک گناہ عظیم ہے اور یہی شخص حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت تمام جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لیئے اُسی انجمن کے سکرٹری کی حیثیت سے جسکو وہ اب حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین قرار دیتا ہے یہ اعلان شائع کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے وصایا کے مطابق جو رسالہ الوصیت میں درج ہیں ایک شخص کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا ہے اور پھر لفظ جانشین پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اُسکو زیادہ واضح اور زیادہ مؤکّد کرنیکے لیئے خلیفہ کا لفظ بھی بڑھاتا ہے اور پھر اس امر کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیئے یہ بتلاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا جنازہ بھی قادیان

میں نہیں پڑھایا گیا جب تک کہ حضرت اقدسؑ کی الوصیت کے مطابق آپ کا خلیفہ اور جانشین منتخب نہیں کیا گیا۔ دیکھو دوستو۔ غور کر کے دیکھو وہ یہ نہیں لکھتا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی کسی ذاتی بزرگی کی وجہ سے اُنکو جانشین اور خلیفہ بطور ایک استثنائی صورت کے تسلیم کیا گیا ہے بلکہ وہ یہ لکھتا ہے کہ ہمارا یہ کام الوصیت کے حکم کے مطابق ہے اور ہم نے حضرت اقدسؑ کے فرمان کی تعمیل کے لیئے ایسا کیا ہے۔ بھائیو! کیا یہ ایک معمہ نہیں۔ ایک طرف تو اب یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین مقرر کرنا الوصیت کی خلاف ورزی ہے اور ایک پرائیویٹ انٹرویو میں چند دوستوں کے سامنے حضرت اقدسؑ نے میرے سوال کے جواب میں الوصیت کی خوب تشریح فرما دی تھی۔ اُسکے رُو سے انجمن جانشین ہے۔ اور کوئی جانشین نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف اُسی انجمن کے سکرٹری کی حیثیت سے جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لیئے ایک اعلان شائع کیا جاتا ہے کہ الوصیت کے حکم کی تعمیل میں قادیان میں ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین اور خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے کیا کوئی شخص ہے جو اس معمہ کو حل کر سکے سکرٹری صاحب اس وقت بھی زندہ موجود ہیں۔ وہی ... اگر اس معمہ کو حل کر کے دکھا دیں تو ہم جانیں کہ واقعی وہ ... صاحبِ کمال ہیں۔

پھر ذرا آگے چلیئے اور دیکھیئے کہ سکرٹری صاحب اپنے اعلان میں کیا فرماتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں ’’یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔‘‘

ناظرین آپ تعجب کریں گے۔ موجودہ خیالات اور سابقہ حالات میں کیا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اب تو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا سوائے انجمن کے کوئی جانشین نہیں اور الوصیت میں احمدیوں سے بیعت لینے کا حکم نہیں بلکہ غیر احمدیوں سے۔ مگر ایک وقت تھا جبکہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ تمام سلسلہ احمدیہ کے نام اعلان جاری کرتے ہیں اور اُنکو اطلاع دیتے ہیں کہ الوصیت کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین مقرر ہو چکا۔ سب کے سب قادیان میں حاضر ہو کر بیعت کرو اور اگر خود فوراً حاضر نہیں ہو سکتے تو بلا توقف بیعت کا خط لکھ دو۔ تعجب کہ ان صاحبان کو چھ سال کے

بعد الوصیت کے معنے کھُلے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت تو انہوں نے الوصیت کا یہی منشاء سمجھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک جانشین ہو جسکے ہاتھ پر تمام سلسلہ احمدیہ بیعت کرے۔ پھر بھائیو تم تعجب کرو گے کہ جب ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح گھوڑی پر سے گر کر بہت بیمار ہو گئے تو انہی لوگوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کیخدمت میں عرض کیا کہ اگر خدانخواستہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی وفات کا حادثہ واقع ہوا تو ہم آپ کو خلیفہ تسلیم کرنے کے لیئے تیار ہیں اور اسی خیال کا اظہار اور موقعوں پر بھی کیا۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ انہوں نے الوصیت کے منشاء کو سمجھکر اور حضرت مسیح موعودؑ سے اس کی تشریح سُنکر پھر کیوں اُس کی خلاف ورزی کی اور پہلے ایک شخص کو جانشین بنایا اور پھر جب وہ سخت بیمار ہو گیا تو دوسرے شخص کو پہلے سے ہی خلیفہ تسلیم کرنے کے لیئے تیار ہو گئے اور پھر جب دوسرے خلیفہ کے جانشین ہونے کا وقت آیا تو پھر انکو یاد آیا کہ ایسا کرنا الوصیت کی خلاف ورزی ہے۔ اور اگرچہ خلیفۂ اوّل اپنے جانشین کے لیئے وصیت بھی کر گیا مگر پھر بھی انہوں نے اس کی وصیت کو ردّ کر دیا اور کہا کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی تحریر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کے خلاف ہے اسلیئے ہم حضرت مسیح موعود کی الوصیت کے مقابل میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی وصیت کو قبول نہیں کر سکتے۔

پھر بھائیو اگر یہ بات سچ ہے کہ کسی ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ تسلیم کرنا اور اُسکو تمام جماعت کا مطاع قرار دینا الوصیت کے خلاف ہے تو اس سے ایک اور نہایت ہی خطرناک نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور دوستو آپ نے سوچا وہ خطرناک نتیجہ کیا ہے۔ وہ خطرناک نتیجہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خلافت ناجائز ٹھہرتی ہے۔ اگر واقعہ میں یہ بات درست ہے کہ کسی ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین قرار دینا الوصیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کے برخلاف ہے تو مجھے کوئی مرد میدان ہو کر سمجھائے کہ پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ برحق کس طرح تسلیم کیئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ کونسی سند ہے جو انکی خلافت کی تائید میں پیش کیجا سکتی ہے۔ انکو خلیفہ تسلیم کرتے وقت یہ کہا گیا کہ ہم الوصیت کے مطابق آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور جماعت کے نام بھی الوصیت کی بنا پر ہی اعلان جاری کیا گیا۔ اور اس اعلان میں یہ لکھا گیا کہ الوصیت کے فرمان کے مطابق

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین منتخب کیا گیا ہے۔ پس سب دوڑتے ہوئے آؤ اور اُن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اُنکی بیعت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں دیر مت لگاؤ۔ لیکن اب معلوم ہُوا کہ ایسا خلیفہ مقرر کرنا الوصیت کے برخلاف ہے اور اس وجہ سے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی وصیت بھی رد کی جاتی ہے پس جب ایسا خلیفہ مقرر کرنا الوصیت کے برخلاف ہے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت بھی الوصیت کے برخلاف اور اسلیئے ناجائز ہے۔ جس بنا پر اُنکو خلیفہ تسلیم کیا گیا تھا وہ بنا ہی غلط نکلی۔ پھر وہ خلافت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا کسی شخص کو جانشین قرار دینا الوصیت کے رُو سے ناجائز ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین قرار دیا گیا۔ اسلیئے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خلافت ناجائز ہے۔ دیکھو۔ یہ ایک صاف اور سیدھی منطق کی شکل ہے۔ کوئی ہے جو اسکو توڑ سکے۔ پس کیا تم اس بات کے ماننے کے لیئے تیار ہو کہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خلافت ناجائز تھی۔ کیا یہی ایک امر اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کافی نہیں کہ جو راہ تم اسوقت اختیار کر رہے ہو وہ غلط راہ ہے اور تمھارا یہ کہنا کہ کسی ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین مقرر کرنا الوصیت کے برخلاف ہے درست نہیں۔

پھر بھائیو۔ اگر تمھاری بات کو صحیح تسلیم کیا جاوے اور یہ مانا جائے کہ واقعی کسی ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین اور کُل جماعت کا مطاع قرار دینا الوصیت کے برخلاف اور ناجائز ہے جس وجہ سے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وصیت کو ردّ کیا گیا ہے تو ایسا ماننے سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ جو پہلے نتیجہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

مَیں اس مضمون کے ابتداء میں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے بعض وہ الہامات سُنا چکا ہوں جو آپ کی وفات کے دنوں میں آپ کو ہوئے اور جن میں خدائے تعالیٰ نے اپنے مسیحؑ کو تسلی دی کہ تُو اپنی وفات کی خبر سُنکر اپنی جماعت کی وجہ سے مت گھبرا کیونکہ مَیں خود تیری جماعت کو سنبھالوں گا اور اُس کی حفاظت کروں گا۔ اور اُسکو ایسی راہ پر چلاؤں گا جو سلامتی کی راہ اور خیر و برکت کی راہ ہوگی۔ پھر مومنوں کو بھی مخاطب کر کے فرمایا کہ مومنو! مت ڈرو۔ مسیحؑ کے جانے کے بعد ہر ایک امر کا انتظام میں تمھارے لیئے کرونگا۔ اور امام کی وفات کے بعد

جو خوف پیدا ہو سکتا ہے میں خود اُس خوف سے تمہاری نگہبانی کرونگا۔ پس دوستو بتاؤ کہ خدا نے اپنے اس وعدہ کو کس طرح پورا کیا۔ کس راہ پر جماعت احمدیہ کو چلا کر دکھا دیا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک شخص اس سوال کا یہی جواب دیگا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو اس طرح پورا کیا کہ ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کی جگہ پر کھڑا کر دیا یا یوں کہو کہ ایک شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین بنایا اور تمام جماعت کو اُس کے ہاتھ پر ایک کر دیا۔ پس معلوم ہُوا کہ یہی راہ خدائے تعالیٰ کے علم میں جماعت کے لیئے سلامتی کی راہ تھی اور یہی راہ سلسلہ احمدیہ کے لیئے خیر و برکت کی راہ تھی۔ جس راہ پر اُسوقت خدائے تعالیٰ نے جماعت کو چلایا وہ وہ راہ تھی جو خدائے تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کو دکھائی۔ اگر جماعت کے لیئے خیر و برکت کی وہ راہ تھی جو تم پیش کرتے ہو یعنی یہ کہ انجمن حضرت مسیح موعودؑ کی جانشین اور جماعت احمدیہ کی مطاع ہو اور غیر احمدیوں کی بیعت کے لیئے مختلف شہروں اور دیہات میں بیعت گیر ندے تجویز کیئے جاویں۔ اگر یہی راہ خدا کے نزدیک راہ راست تھی تو نہایت غضب کی بات ہے کہ اس راہ سے خدا نے جماعت کو دُور پھینک دیا اور ایک ایسے شخص کو مسیح موعودؑ کی جگہ پر بٹھا دیا جو اس راہ کا سخت مخالف اور خطرناک دشمن تھا۔ اُس کے زمانہ کو زمانۂ خلافت کہو یا کچھ کہو اُس نے اپنے عہد میں اپنی تقریروں میں۔ اپنے درسوں میں۔ اپنے خطبوں میں۔ اپنی گفتگو میں تمہارے خیال کی خطرناک رنگ میں تردید کی۔ وہ بڑے زور سے خلافت کا حامی اور انجمن کے خلیفۃ المسیحؑ ہونے کے عقیدہ کا دشمن تھا۔ وہ تمہارے اس خیال پر ہنسی اڑایا کرتا تھا کہ خلیفہ کوئی چیز نہیں اُسکو کوئی اختیار حاصل نہیں۔ وہ انجمن کو صرف ایک خادم سلسلہ سمجھتا تھا اور اپنے تئیں نہ کسی ذاتی وجاہت یا بزرگی کی وجہ سے بلکہ صرف خلیفۃ المسیح ہونے کی حیثیت سے انجمن کا مطاع اور اُسپر حکمران سمجھتا تھا۔ اُس نے اپنے چھ سال کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ کو یہی تعلیم دی کہ تمہارا ایک امام ہونا چاہیئے جو تمہارا بھی مطاع ہو اور تمہاری انجمن کا بھی مطاع ہو چنانچہ وہ اپنے جانشین کے لیئے وفات سے پہلے وصیت بھی کر گیا جو خیالات تم اسوقت پیش کرتے ہو وہ ان سب کا دشمن تھا اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کے لیئے خلفاء کا ہونا ضروری قرار دیتا اور انجمن کو اُن کا محکوم قرار دیتا اُس نے اپنے عہد میں خلافت کے مسئلہ پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ میری مخالفت کر کے

فاسق نہ ہو اور اس مسئلہ کو بہت صاف کر دیا وہ فرمایا کرتا تھا کہ ہر ایک چیز کی تکمیل چھ وقتوں میں ہوتی ہے اور اُسکو بھی خدائے تعالیٰ نے اُسکے عقیدہ کے بموجب خلافت کے مسئلہ کے استحکام کے لیئے چھ۶ سال کا عہد عطا فرمایا۔ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے زمانہ میں وفات مسیحؑ پر بار بار تقریریں فرماکر اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا۔ اس کے مقابل میں اگر کوئی ایسا مسئلہ تھا جسپر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہؓ اوّل رضی اللہ عنہ نے بار بار تقریر فرماکر اُسکو صاف اور واضح کر دیا تو وہ خلافت کا مسئلہ تھا۔ پس بھائیو! تمھارے نکتہؓ خیال سے کیا یہ نہایت حیرت کا مقام نہیں کہ خدائے تعالیٰ ایک طرف تو وعدہ فرمائے کہ مسیحؑ کی وفات کے بعد سلسلہ کی میں خود رہبری اور دستگیری فرماؤں گا مگر مسیحؑ کی وفات کے ساتھ ہی سلسلہ کو ایک اُلٹی راہ پر چلا دے اور جو انتظام حضرت مسیح موعودؑ آپکے خیال کے بموجب الوصیت میں کر گئے تھے اُس کو درہم برہم کر دے اور بجائے اسکے کہ خدائے تعالیٰ الوصیت کی طرف قوم کو متوجہ کرے لوگوں کو الوصیت کے برخلاف اُلٹی راہ پر چلا دے۔

اور جن لوگوں نے خود حضرت مسیح سے الوصیت کی تشریح سُن لی تھی اُنکے دماغ سے بھی الوصیت اور اُس کی توضیح کو نکال دے اور اُنپر ایسا جادو کر دے کہ وہ بالکل بھول ہی جاویں کہ الوصیت کا یہ منشاء نہیں کہ کوئی ایک شخص حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین ہو جسکے ہاتھ پر تمام قوم بیعت کرے اور جسکی اطاعت تمام احمدی قوم پر ایسی ہی واجب ہو جیسی کہ خود حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت اُنپر فرض تھی بلکہ الوصیت کا منشاء یہ ہے کہ انجمن حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد آپکی جانشین ہو اور وہ تمام کی مطاع ہو اور بیعت لینے والے صرف غیر احمدیوں سے بیعت لیں اور انجمن کے ماتحت ہوں بلکہ وہ جادو ایسا زبردست ہو کہ الوصیت کے بالکل اُلٹے معنے اُنکے دماغ میں داخل ہو جاویں اور وہ اُسوقت یہ سمجھیں کہ الوصیت کا منشاء یہ ہے کہ ایک شخص حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین ہو اور تمام احمدی اُسکے ہاتھ پر بیعت کریں اور اُسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں۔ پھر دیکھو بھائیو۔ سچ بتاؤ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ باوجود اپنے وعدوں کے الوصیت کو خود انجمن کے ممبروں کے ہاتھ سے تڑوا دے اور اُن کو اُسوقت بھول جائے کہ اب ہماری جانشینی کا وقت آگیا ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقی

اور یقینی معنوں میں جانشین کریں اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں اور دوسروں سے بیعت کروائیں - پھر بجا ہو - کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ جس شخص کو خدائے تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی جگہ پر بٹھواتا ہے وہ عجیب طرح کا انسان نکلا - اُس نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی الوصیت کے برخلاف کارروائی کرنی شروع کر دی - اور حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے برخلاف تلقین شروع کر دی - اور الوصیت کے خلاف کو مضبوط کرنا اور انجمن کو خلیفہ کا محکوم اور مقہور بنانا شروع کر دیا - اور ایسی تعلیم دی اور ایسی عملی کارروائی کی جو آپ لوگوں کے نکتہ خیال سے الوصیت کو پاش پاش کر دینے والی تھی - انجمن کو نہ صرف اپنا ہی محکوم بنایا بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء کا سلسلہ تجویز کر کے انجمن کو اُنکا بھی ہمیشہ کے لئے محکوم بنا گیا اور جو انتظام حضرت مسیح موعودؑ الوصیت میں کر گئے تھے اُسکو ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیا اور خود ایک ایسی وصیت کر گیا جو الوصیت کے خلاف ہے - خدائے تعالیٰ نے سلسلہ کی خوب دستگیری فرمائی - مسیح موعودؑ کی وفات کے ساتھ ہی ایسے شخص کے ہاتھ میں اُسکی باگ دیدی جو احمدی جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کی مقرر کی ہوئی راہ کو چھوڑ کر ایک ایسی راہ پر اُنکو کھینچ لے گیا جو اصلی راہ سے بالکل اُلٹی راہ تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی بتائی ہوئی راہ سے جماعت کو بہت دُور پھینک گیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اُن لوگوں کو جن کو حضرت مسیح موعودؑ الوصیت کا منشاء کھول کر سمجھا گئے تھے سخت جد و جہد کرنی پڑی کہ کسی طرح پھر جماعت اُس شاہراہ پر چلے جو حضرت مسیح موعود اُن کے لئے تجویز کر گئے تھے مگر افسوس کہ وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے - وہ چلا چلا کر کہ رہے ہیں کہ یہ شخص الوصیت کے خلاف وصیت کر گیا ہے اسلیئے اسپر عمل نہ کرو اور ہماری طرف آؤ - ہم تمہیں اُسپر چلاتے ہیں جو مسیح موعودؑ کی بتائی ہوئی راہ ہے مگر قوم اُنکی آواز کو نہیں سُنتی - اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ قوم دوسری طرف جُھک گئی ہے اور اپنی تعداد کو قلیل دیکھتے ہیں فریق ثانی کو یہ کہکر سناتے ہیں کیا ہوا اگر تمہارے ساتھ کثرت ہے - کیا پہلے ایسا نہیں ہوا کہ بہتوں نے مذہب کی کایا پلٹ دی - ایسا ہی تم نے اسوقت کیا - مگر ہمیں تو وہ الزام بیجا طور پر دیتے ہیں - موجودہ صورت میں تو کایا پلٹنے والا قادیان کا وہ بُڈھا تھا جس کے ہاتھ پر اُنہوں نے بیعت کی تھی اور جس نے اپنا خوب محکوم بنایا اور اُسپر اچھی طرح حکمرانی کرتا رہا - اور نہ صرف خود انجمن پر حکومت کرتا رہا بلکہ یہ حکم دیا کہ آیندہ بھی یہ

انجمن سلسلہ خلفاء احمدیہ کے ماتحت اور اُس کی محکوم ہے۔ پس بھائیو۔ بتاؤ اگر وہی سچی راہ ہے جسے تم پیش کرتے ہو تو خدا نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا کہ ایسے شخص کو جماعت پر اور انجمن پر حکمران کردیا جس نے تمام جماعت کو اُلٹی سڑک پر چلا دیا۔

پھر بھائیو۔ وہ تو غضب کا انسان نکلا۔ اُس نے نہ صرف جماعت احمدیہ کو اُلٹی راہ پر چلایا اور الوصیت کے خلاف خلفاء کا سلسلہ قائم کردیا۔ بلکہ خود انجمن کی کایا بھی پلٹ دی۔ کونسی انجمن؟ وہی انجمن جو آپ کے قول کے بموجب حضرت مسیح موعودؑ کی مسند کی مالک اور آپ کی خلیفہ تھی۔ نہ صرف اُسکو مسند سے معزول کر دیا بلکہ اُسپر ایسا جادو کر دیا کہ اُس نے خود اس بات کو تسلیم کر لیا کہ مَیں خلافت کی حقدار نہیں۔ بلکہ میرا کام خلیفہ کی فرمانبرداری اور اطاعت ہے۔ اور اسی میں میری سعادت اور اسی میں میری خیر ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا اور قوم کی خوب دستگیری فرمائی۔ جس راہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد قوم کو چلانا تھا اُس سے اُلٹی راہ پر اُسے چلا دیا اور ایک ایسے زبردست انسان کے ماتحت اُسے کر دیا کہ جس نے آپ کے نکتہ خیال سے حضرت مسیحؑ کی تجویز کردہ سکیم کو اُلٹ پلٹ دیا اور اُس کے بالکل اُلٹ ایک نئی سکیم اپنی طرف سے جاری کر دی اور جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے اوپر رکھا تھا اُسے نیچے کر دیا اور جسے حضرت مسیح موعودؑ نے نیچے رکھا تھا اُسے اوپر کر دیا۔

پھر بھائیو! ہر ایک بات خدائے تعالیٰ نے تمہارے لیئے اُلٹ ہی کر دی۔ جب آپنے اُس زبردست انسان کے آگے یہ درخواست پیش کی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان مندرجہ الوصیت کے مطابق ہم آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین تجویز کرتے اور اُسی فرمان کے مطابق صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آپ کے احکام ہمارے لیئے ایسے ہی واجب التعمیل ہونگے جیسے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے تھے۔ تو ممکن تھا کہ اُسی درخواست کے پیش کیئے جانے کے بعد وہ اس دھوکہ میں رہتا کہ خلافت کا مسئلہ احمدیہ جماعت کا ایک مسلّمہ مسئلہ ہے اور سب احمدی جماعت اس کو جانتی اور تسلیم کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک جانشین ہونا چاہیئے جسکی سب قوم اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور کہ انجمن بھی اپنے تئیں سلسلہ کی ایک خادم اور خلافت کے ماتحت سمجھتی ہے اور اس لیئے وہ اس مسئلہ کی طرف کبھی توجہ ہی نہ کرتا۔ ایسی صورت میں ممکن تھا کہ اُسکی وفات کے بعد جب یہ

جھگڑا پہلی دفعہ پیدا ہوتا تو انجمن کو خلیفۃ المسیحؑ سمجھنے والے اپنے خیالات کے ساتھ قوم کے ایک عظیم حصہ کو ہم خیال بنانے اور خلافت کو اُڑا دینے میں کامیاب ہو جاتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ہی قضا و قدر ان لوگوں کے مخالف ہو گئی۔ تقدیر الٰہی نے پہلے تو ان کے ہاتھوں سے ہی یہ لکھوا دیا کہ جو کچھ ہم نے کیا الوصیت کے ارشادات کے مطابق کیا۔ جس کے ہاتھ پر بیعت کی اُسے بھی یہی کہا اور جن سے اُس کے ہاتھ پر بیعت کروائی انہیں بھی یہی سُنا کر بیعت کروائی۔ تقدیر کی یہ پہلی کلہاڑی تھی جس نے اس پودے کو جسے یہ لوگ احمدی جماعت کے سینوں میں بونا چاہتے تھے جڑھ سے کاٹ دیا۔ کیونکہ اب قوم اُن سے یہ سوال کرتی ہے کہ اگر یہی راہ درست تھی جس پر اب تم ہمیں چلانا چاہتے ہو تو کیا وجہ ہے کہ پہلے ہمیں الوصیت کا حوالہ دیکر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیئے بلایا اور تاکید کی کہ الوصیت کے اس حکم کی تعمیل میں ذرا بھی توقف نہیں کرنا چاہیئے اور جس کے ہاتھ پر ہماری بیعت کرائی اُسے بھی یہی کہا کہ الوصیت کی ہدایات کے موجب ہم حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین تجویز کرتے ہیں اور اس منصب کے ہم آپ کو لائق سمجھتے ہیں۔ اگر یہی راستہ تھی تو پھر تم ہی لوگوں نے پہلے کیوں الوصیت کی سند پیش کر کے ہم سے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرائی۔ اور اُس شخص کے آگے بھی الوصیت ہی کی سند پیش کی۔ پس خلافت کے برخلاف آواز اُٹھانیوالوں کے لیئے یہ ایک نہایت ہی تیز حربہ تھا۔ مگر پھر بھی ممکن تھا کہ ان کا کوئی افسوس کار گر ہو جاتا جس پودے کی جڑھ کو تقدیر نے خود انکے ہاتھ سے کٹوایا ممکن تھا کہ اُسکی جڑھ کا کوئی ٹکڑا باقی رہ جاتا اور وہ ان لوگوں کی آبپاشی سے پھر پھوٹ نکلتا اور بڑھکر درخت بن جاتا اس لیئے خدائے تعالیٰ نے بعض ایسے اسباب پیدا کر دیئے جن کے ذریعہ وہ شخص جو خلافت کی گدی پر بیٹھا تھا بیدار کر دیا گیا اور اُسکو پتہ لگ گیا کہ میرا یہ خیال کہ انجمن مجھے حقیقی معنوں میں خلیفۃ المسیح سمجھتی ہے ایک غلط خیال ہے بلکہ انجمن کے وہ ممبر جنکے قبضہ میں انجمن کا نظم و نسق ہے انجمن کو ہی حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین یقین کرتے ہیں اور اگر ظاہر میں میری اطاعت کی جاتی ہے تو وہ خلیفۃ المسیحؑ کی اطاعت نہیں بلکہ نورالدین کی اطاعت ہے۔ وہ پہلے سمجھے بیٹھا تھا کہ جیسا انجمن کے ارکین نے اپنی درخواست بیعت میں ظاہر کیا تھا انجمن اُس سے وہی نسبت رکھتی ہے جو وہ حضرت مسیح موعودؑ سے رکھتی تھی۔ لیکن اُسے خلافت کی گدی پر بیٹھے

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ خدا نے بعض اسباب کے ذریعہ اُسے متنبہ کر دیا اور اُسے جتا دیا کہ تیرا یہ خیال محض ایک دھوکہ ہے اور جو کچھ تو انجمن کے متعلق سمجھے بیٹھا ہے انجمن کے کارکن ایسا نہیں سمجھتے۔ وہ انجمن کی کیا حیثیت سمجھتا تھا۔ اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ مسند خلافت پر رونق افروز ہونے کے بعد اُس نے انجمن کے تام بدستور اپنا کام جاری رکھنے کا حکم صادر فرمایا اور سکرٹری انجمن کی طرف یہ تحریر بھیجی۔ اس حکمنامہ سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں اور اس حکمنامہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلیفہ کے مقابل میں انجمن کو کیا حیثیت دیتا تھا۔ اُسکے نزدیک انجمن بالکل خلیفہ کے ماتحت تھی یہانتک کہ جبتک کہ خلیفہ اُس کو اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت نہ دے وہ اختیار نہیں رکھتی تھی کہ کوئی کارروائی کر سکے۔ یعنی وہ خلیفہ کی ایسی ہی محتاج تھی جیسے کہ ایک خادم اپنے آقا کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ خلیفہ کو انجمن کا آقا اور مالک اور انجمن کو خلیفہ کی غلام اور چاکر سمجھتا تھا مگر خدا نے اُسکو جلدی ہی آگاہ کر دیا کہ اگر تُو انجمن کو ہر ایک خلیفہ کا خادم اور غلام سمجھتا ہے اور خلیفہ کو انجمن کا مالک اور آقا سمجھتا ہے تو انجمن کے کارکن اور لیڈنگ ممبر ایسا نہیں سمجھتے بلکہ وہ انجمن کو تمام سلسلہ احمدیہ کا مالک اور آقا سمجھتے اور کسی خلیفہ کی خادم سمجھنا تو کجا وہ اُسی کو حقیقی خلیفۃ المسیح سمجھتے ہیں۔

کسی نہایت ہی مبارک گھڑی میں خدا نے ایک شخص کے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ وہ چند سوال حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خدمت میں پیش کرے جن کا تعلق خلیفہ اور انجمن کے باہمی تعلقات سے تھا۔ ممکن تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ ان سوالات کو لغو قرار دیکر کاغذ چاک کر دیتے۔ کیونکہ ابتک انجمن کے اراکین نے کوئی ایسا موقعہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو نہیں دیا تھا جس سے آپکو شک پیدا ہوتا کہ وہ اپنے تئیں خلیفہ کی مطیع نہیں بلکہ مطاع سمجھتی ہے اور اُس کے دل میں یہی حسن ظن تھا کہ جیسا کہ اراکین انجمن نے اپنی درخواست بیعت میں الوصیت کی بنا پر مجھے خلیفۃ المسیح منتخب کر کے اپنا مطاع مانا ایسا ہی واقع میں وہ خلیفہ کو مطاع سمجھتے اور یقین کرتے تھے۔ اور اُنکا مجھے اپنا مطاع قرار دینا اسی وجہ سے ہے کہ مَیں مسیح موعودؑ کا جانشین ہوں۔ اسلیئے ممکن تھا کہ وہ اُس سائل کے سوالات کو رد کر دیتے۔ کیونکہ اُنکا یہی مسلک تھا کہ وہ ایسے

سوالات کو سخت ناپسند فرمایا کرتے تھے جن کا پیش آمدہ امور سے کوئی تعلق نہ ہو اور بلا ضرورت سوالات کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ مگر جس فرشتہ نے سائل کے دل میں یہ سوالات پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ اُسی فرشتہ نے حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے دل میں یہی بات ڈالی کہ ان سوالات کو انجمن کے ممبروں اور بعض دیگر اشخاص کے پاس جواب کے لیئے بھیجیں۔ مینے اسکو فرشتہ کی تحریک اس لیئے کہا ہے کہ اس کا نتیجہ جماعت کے لیئے نہایت مبارک ہوا۔ انجمن کے کارکنوں کے جوابات سے حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو علم ہو گیا کہ ان لوگوں کی نظر میں خلیفہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ کہ انکے نزدیک حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ انجمن ہی ہے۔ اس لیئے آپ کو اس بات کی طرف توجہ ہوگئی کہ اس خطرناک غلطی کو دُور کیا جائے۔ جیسا حضرت مسیح موعودؑ کی آمد سے پہلے بہت سے مسلمان منہاج نبوت سے بے خبر تھے ایسا ہی ہم میں بھی کئی لوگ ایسے تھے جو خلافت کی حقیقت کو پورے طور پر نہیں سمجھتے تھے۔ اس لیئے نہ صرف انجمن کے کارکنوں کے جوابات سے یہ امر ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ خلافت کی حقیقت سے ناواقف ہیں بلکہ بعض دوسرے لوگوں کے جوابات سے بھی اس ناواقفیت کا پتہ چلتا تھا۔ غرض یہ ایک سخت غلطی تھی اس لیئے حضرت خلیفۃ المسیحؑ اس غلطی سے لوگوں کے سینوں کو صاف کرنیکے درپے ہوگئے۔ بعض کے سینے تو حضرت صاحب کی پہلی ہی تقریر سے صاف ہوگئے جو آپ نے مسجد مبارک کی چھت پر جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کو فرمائی۔ مگر آپنے بس نہ کی۔ بلکہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ وفات مسیح کے مسئلہ کو گھوٹتے اور صاف کرتے رہے ایسا ہی حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے یہ اپنا فرض سمجھا کہ لوگوں کو اس غلطی سے متنبہ کیا جاوے اور خلافت کی حقیقت اُنکے ذہن نشین کی جائے۔ اور خدا کی قدرت سے درمیان میں بھی ایسے واقعات انجمن کے بعض ممبروں کی طرف سے پیش آتے رہے جن کی وجہ سے یہ معاملہ بار بار تازہ ہوتا رہا۔ اس لیئے یہ مسئلہ ہمیشہ آپکے مدِ نظر رہا اور آپنے اُن خیالات کی خوب دھجیاں اُڑائیں جو جنوری ۱۹۰۹ء میں اُنکے آگے ظاہر کیئے گئے تھے۔ آپنے عام تقریروں اور پرائیویٹ گفتگوؤں میں۔ خلوت میں اور جلوت میں تقریر میں اور تحریر میں ٹھیک اسی طرح اس مسئلہ کو صاف کیا جس طرح آپ کا مقتدا وفات

مسیح کے مسئلہ کو صاف کرتا رہا۔ اور جماعت کو یہ مسئلہ خوب سمجھا دیا یہی وجہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت اِس وقت ٹھوکر سے بچ گئی اور خلافت کے برخلاف آواز اٹھانیوالوں کی آواز کو بہ ہیئت مجموعی جماعت نے نہیں سُنا۔ یہ بڑا احسان ہے جو نور الدینؓ جماعت پر کر گیا اور یہی بڑا کام ہے جو قیامت تک اُس کی خلافت کی یادگار رہیگا۔ اُس نے خلافت کی حقیقت سے جماعت کو آگاہ کیا اور جس غلطی میں قریب تھا کہ جماعت پڑ کر تباہ ہو جاتی خدائے تعالیٰ نے **نور الدینؓ** کی کوششوں اور توجہ اور دعاؤں کی بدولت جماعت کو اس سے بچا لیا۔ پس ہمیں خدائے تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق ہماری دستگیری فرمائی اور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ہم میں ایک ایسا شخص پیدا کیا جس نے ہماری جماعت کو راہ راست پر چلایا۔ پس اگر خدائے تعالیٰ کا وہ وعدہ سچا ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے قریب کے وقت حضرت مسیح موعودؑ اور اُسکی جماعت کے ساتھ کیا تو یہ بھی سچ ہے کہ جس راہ پر حضرت مسیح موعود کا پہلا خلیفہ ہمیں چلا گیا وہی راہ راست اور صحیح راہ ہے۔ پس اس صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر جا کر سیدھے راستہ سے بھٹکو۔ اور اُسی سڑک پر آگے آگے بڑھتے جاؤ جس پر خلیفۂ اوّل تمھیں چلا گیا۔ کیونکہ اُس کے وجود نے خدا کے وعدہ کو پورا کیا۔

Digitized by Khilafat Library

اس خطرناک غلطی کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے کی ایسی فکر اُسکو لگی ہوئی تھی کہ آخر دم تک ہر ایک ممکن طریق سے وہ اس کی بیخکنی کی طرف متوجہ رہا۔ چنانچہ ایک واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بستر پر بھی جس سے اُسکے لیئے زندہ اُٹھنا مقدر نہ تھا اُسکو یہ خیال نہ بھولا۔ ناظرین کو یہ تو معلوم ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے اپنے جانشین کے لیئے اپنے ہاتھ سے ایک وصیت لکھی۔ مگر کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ نے کس شخص کو منتخب کیا کہ آپ کی وہ وصیت لوگوں کو پڑھ کر سُنا دے۔ آپ نے اُس شخص کو پڑھکر سُنانے کے لیئے منتخب کیا جس نے آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے خلافت کے برخلاف اپنی آواز کو بلند کیا۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا کہ آپ کی وفات کے بعد۔ آپ کی زندگی میں ہی یہ آواز اُٹھائی گئی مگر ایسے وقت میں جبکہ یہ آواز اُس شیر خدا کے کان میں نہیں پہنچ سکتی تھی جو اپنے تمام عہد میں خلافت کی بنیاد

کو مضبوط کرتا رہا۔ پھر جب وہ ایک بار پڑھکر سُنا چکے تو اُنہیں حکم دیا کہ پھر پڑھکر سُناؤ۔ اور جب دوسری بار بھی پڑھکر سُنا چکے تو تیسری بار بھی پڑھکر سُنانے کا ارشاد فرمایا اور جب آپ تین بار اُن کی زبان سے وہ وصیت پڑھوا چکے تو اُن سے پوچھا کہ بتاؤ کہ کوئی بات رہ تو نہیں گئی؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں حضور۔ کوئی بات نہیں رہ گئی۔ اب جب اُس وصیت کا کسی شخص کے پاس بطور امانت کے رکھنے کا وقت آیا تو آپنے وہ وصیت اُس شخص سے لیکر ایک دوسرے شخص کے پاس رکھوائی جو خلافت کا حامی تھا۔ پس یہ آپ کی آخری تدبیر تھی جو آپنے اپنے عہد کے سب سے بڑے کام کی تکمیل کے لیئے برتی۔ آپ اپنے سارے زمانہ خلافت میں اس غلط خیال کی بیخکنی میں مصروف رہے اور اس عالم سے رخصت ہوتے وقت بھی ایک نہایت ہی حکیمانہ تدبیر سے خلافت کے مخالفوں پر حجت پوری کر گئے آپنے ایسے شخص کی زبان سے (جو آپکے بعد خلافت کا سب سے بڑا مخالف ثابت ہوا) خلیفہ ثانی کے بارہ میں اعلان کروایا۔ ایک بار نہیں۔ دو بار نہیں۔ تین بار یہ اعلان اُنکی زبان سے کروایا اور چند آدمیوں کی موجودگی میں نہیں بلکہ ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کروایا۔ پھر اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ اُسکی زبان سے یہ بھی کہلوایا کہ خلیفہ کے متعلق یہ وصیت مکمل اور پوری ہے۔ کوئی اس میں کمی نہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اور اسکے بعد اس وصیت کا امین ایک اور شخص کو بنایا جو اُنکے علم کے مطابق خلافت کا قائل تھا۔ دیکھو وہ کس طرح ہر ایک ممکن طریق سے خلافت کو مستحکم کرتا رہا۔ یہانتک کہ آخر میں بھی جو کام کیا وہ بھی خلافت کے استحکام اور مخالفین خلافت پر اتمام حجت کرنیکے لیئے کیا۔

غرض جب ہم خدائے تعالیٰ کی اُن بشارتوں پر غور کرتے ہیں جو خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے موقعہ دیں تو ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ جس راہ پر خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ہم کو چلایا اور جس طریق کی طرف ہمیں متوجہ کردیا یعنی یہ کہ ہمارا ایک امام ہو جو سب جماعت احمدیہ کا مطاع ہو اور انجمن اُسکی تابع اور فرمانبردار ہو وہی خدا کے نزدیک راہِ راست تھی اور پھر جس شخص کو خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ہمارا امام مقرر کیا جس راہ پر اُس نے ہمیں چلانا چاہا اور جس طریق کے اختیار کرنے کے لیئے اُس نے ہمیں تعلیم دی وہی راہ ہمارے لیے صواب کی راہ ہے

کیونکہ یہ سب کچھ خدا کی بشارت اور اسکے وعدہ کے مطابق ہُوا۔

اور جب ہم زیادہ غور کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ آتا ہے کہ خلیفۂ اوّل کے عہد میں خلافت اور انجمن کے جھگڑے کا اُٹھنا بھی اُسی وعدہ کے پورا ہونے کا ایک حصہ تھا۔ یعنی اُسی وعدہ کے مطابق خدا نے ہم پر یہ فضل کیا کہ خلیفۂ اوّل کے عہد میں اس معاملہ کو اٹھا کر اُس کے قول فیصل اور عمل سے اس کا تصفیہ کرا دیا خدا نے وعدہ فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کی وجہ سے مومنو کو گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ مَیں خود اُن کی دستگیری اور رہبری کرونگا اور سارا انتظام خود کروں گا۔ سو اُس نے اسی وعدہ کے مطابق یہ سوال اُٹھوا دیا تا خلیفہ اوّل کے عہد میں ہی خلافت کا مسئلہ پورے طور پر صاف ہو جاوے اور اس امر کو فریق ثانی کے لیڈر نے یعنی اُس شخص نے جس نے خلیفہ اوّل کے زمانہ میں لیڈنگ پارٹ لیا تھا۔ اپنی تحریر میں جو اُس نے اس مسئلہ کے متعلق حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کیخدمت بابرکت میں پیش کی تسلیم کیا کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ یہ سوال خلیفۂ اوّل کے وقت میں پیدا ہو گیا کیونکہ اُنکے وقت میں اس سوال کا حل ہو جانا قوم کو آیندہ جھگڑوں سے بچالیگا۔ اُس نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خدمت میں یہ لکھا کہ ہم آپ کو تو مستثنیٰ کرتے ہیں یعنی اگرچہ اصولاً ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ خلیفہ کو کوئی اختیار نہیں۔ اصل خلیفہ اور جانشین انجمن ہی ہے۔ مگر ہم آپ کی ذات کو اس قاعدہ سے باہر رکھتے ہیں۔ اور ہم آپ کو اپنا مطاع بطور استثنائی صورت کے قبول کرتے ہیں۔ اسلیئے جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے اس بحث کی ضرورت ہی نہیں کہ خلیفہ کے اختیارات اور انجمن کے مطاع ہونے پر بحث کی جائے۔ لیکن یہ بہتر ہُوا کہ آپ کے عہد مبارک میں یہ سوال پیدا ہو گیا۔ کیونکہ آپ کے عہد میں اس سوال کا حل ہو جانا آیندہ نسلوں کے لیئے بہت بابرکت ثابت ہو گا اور آیندہ قوم کو جھگڑوں سے بچالے گا۔ غرض فریق ثانی کے لیڈر نے بھی یہ تسلیم کیا کہ خلیفہ اوّل کے عہد مبارک میں اس سوال کا پیش ہونا اگرچہ واقعات کے لحاظ سے ضروری نہ تھا مگر قوم کے لیئے بہتر ہے اور واقعہ میں اُنکا یہ فرمانا درست تھا۔ اور جو کچھ ہُوا خدا کی حکمت کے ماتحت ہُوا اور اُس وعدہ کے مطابق ہُوا جو خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند روز پہلے کیا تھا۔

یہ ایک بڑا افضل تھا جو خدا نے قوم پر کیا اور اپنے اس وعدہ کو کہ میں خود جماعت کی دستگیری کروں گا خوب پورا کیا اور اس اہم مسئلہ کو حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی میں اُٹھوا کر جماعت کو تباہی سے بچا لیا اور اُنپر ظاہر کر دیا کہ تمھارے لیئے سیدھی راہ یہ ہے۔

پس پہلی زبردست بات جسپر ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیئے وہ وہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت کیا۔ اگر وہ وعدہ ایک سچا وعدہ تھا تو ہمیں یہ بھی ماننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ نے جس راہ پر ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد چلایا اور جس طریق کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی وہی راہ اور وہی طریق ہمارے لیئے سلامتی کی راہ اور سچا طریق ہے اور جس راہ پر خلیفہ اوّل نے تمام قوم کو چلایا اور جس طریق پر وہ ہمیشہ زور دیتا رہا وہی طریق خدا کے منشاء کے مطابق اور صحیح طریق ہے۔ یہ خیال کرنا کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ ہمیشہ غلط راہ کی طرف ہمیں رہنمائی کرتا رہا اور اُلٹے طریق پر ہمیں چلانے کے لیئے کوشاں رہا نہ صرف اُس پاک وجود کی ہتک ہے بلکہ خدا کے وعدہ کو جھوٹا ٹھہرانا ہے کیونکہ جو کچھ ہوا خدا کے وعدہ کے مطابق ہوا۔ دیکھو خدا کے زبردست ہاتھ نے کسطرح منکران خلافت کے ہاتھ سے یہ لکھوا دیا کہ ہم الوصیت کے فرمان کے مطابق آپ کو خلیفۃ المسیحؓ تسلیم کرتے پھر دیکھو خدا کے کام کیسے عجیب ہیں۔ اُسی تحریر میں اُن سے تمام نئے اور پرانے احمدیوں کے الفاظ بھی کھولکر لکھوائیے اور دونوں کی الگ الگ تشریح کروا دی۔ پھر خدا کا ہاتھ دیکھو ان کے دل کے خیالات کو خلیفۃ المسیحؓ پر ظاہر کر کے اُسکو اس امر کی طرف متوجہ کر دیا کہ وہ ان خیالات کی تردید میں ہر وقت اور ہر ممکن طریق سے بیخکنی کرتا رہے اور جماعت کو راہِ راست کی تلقین کرتا رہے۔ یہ مسئلہ ہمارے لیئے اہم ترین مسئلہ تھا۔ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ اس اہم ترین مسئلہ میں خدائے تعالیٰ باوجود اپنے وعدوں کے جماعت کو غلط راہ پر چلا دیتا۔ اور پہلا خلیفہ ہی ایسا کھڑا کرتا جو جماعت کو ایسی راہ پر چلا دے جو غلط اور ٹیڑھی اور اُلٹی راہ ہے۔ پس بھائیو خدائے تعالیٰ کا شکر کرو کہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق ہماری دستگیری کی اور ایک ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے ہاتھ سے جماعت احمدیہ کو بچا لیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

رپورٹ ماہوار صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۴ء

صیغہ اشاعت اسلام اس ماہ تعداد خریداران ریویو انگریزی میں نو کی زیادتی ہوئی علاوہ خریداری ریویو انگریزی کی ۲۲۳ کاپیاں مفت بغرض اشاعت اسلام غیر ممالک میں یعنی یورپ امریکہ - جاپان - چین - اسٹریلیا اور مصر میں روانہ کی گئیں - ذی وسعت احباب اگر اعانت کے طور پر چندہ ارسال فرماویں تو اس تعداد میں زیادتی ہو سکتی ہے - اور اس رسالہ کے ذریعے غیر ممالک میں عمدہ طور پر اشاعت ہوتی ہے -

دفتر مقبرہ ماہ جولائی میں صرف ایک وصیت درج رجسٹر ہوئی ہے - اندازہ ملکیت نہیں ہو سکتا - ایک موصی ۱۸ - اپریل کو فوت ہوا اور حے وصیت کردہ جائداد کا دسواں حصہ وصول ہو گئے ہیں - اس مہینہ میں جو رقوم مختلف احباب نے ارسال فرمائی ہیں اور داخل خزانہ ہوئی ہیں انکی تعداد مبلغ ما۱ عہ ہے - اس ماہ میں رفتار وصایا کی بہت ہی کمی ہے - جس کیطرف قوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے ماتحت خاص توجہ کرنی چاہیئے -

اندرون قصبہ شفا خانہ اس مہینہ میں تعداد مریضان نئے اور پرانے ۱۷۶۷ اور ۳۲ آپریشن ہوئے - اوسط مریضان ۵۷ رہی ہے -

صیغہ یتامیٰ اس صیغہ کی آمد کم اور خرچ زیادہ ہے - آخر جون تک مالعہ کا یہ صیغہ مقروض تھا -

محاسب آمد ماہ جولائی ۱۱-۱۳-۵۹۵۸ اور خرچ ۶-۰-۸۹۴۷ اسوقت آمد کی رفتار بہ نسبت گذشتہ کے کچھ کمی پر ہے - لنگر - یتامیٰ - کی طرف خاص توجہ درکار ہے - یہ صیغے بہت مقروض ہیں - عید کا موقع آیا ہے - اگر ہر ایک جماعت میں باقاعدہ وصولی فطرانہ اور چندہ کا انتظام ہو جاوے تو آمد کی بہت کچھ امید ہو سکتی ہے - ہر ایک جماعت کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اس موقع پر خاص طور سے وصولی فطرانہ اور چندہ کا اہتمام فرما کر ثواب دارین حاصل کریں -

سلسلۂ تبلیغ

آجکل جس قدر زندہ اسلام کی تبلیغ کی ضرورت دنیا کے ہر کونے میں پائی جاتی ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک علاقہ میں فہیم اور سمجھدار لوگ اس آبِ حیات کے لیئے تشنہ کام ہیں۔ جو کہ وادی غیر ذی زرع سے پھوٹ کر تمام دنیا کے گوشوں تک پہنچا تھا۔ اور جس نے مرورِ زمانہ کی وجہ سے جان بلب ہو کر اب مسیح الزمان کے دم سے زندگی حاصل کی ہے۔ اس دین حق یعنی احمدیت کی تائید میں خدائے تعالیٰ کے نشانات بھی پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں۔ آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمین + ایں دو شاہد از پئے تائید من ایستادہ اند کا سماں نظر آرہا ہے۔ اور لوگوں کی حالت اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ ان کو گردابِ بلا سے نکال کر صراط مستقیم میں لا کھڑا کیا جائے۔ تین اور چار جولائی کی درمیانی رات کو جو دل ہلا دینے والا واقعہ دریائے بیاس کی طغیانی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ وہ سوتوں کو جگانے اور غافلوں کو ہوش میں لانے کے لیئے کچھ کم کافی نہیں ہے۔ کئی ایک گاؤں اور ہزاروں کی تعداد میں انسان اور حیوان دریا برد ہو گئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت اور عظمت کا جلوہ اس تباہی خیز طوفان میں بھی دکھایا ہے۔ اور اپنے مسیحؑ کے وابستگان دامن کو اس سے محفوظ رکھکر ایک عالم کو دکھایا۔ کہ ؎

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولیٰ کریم ٭ نیک کو کچھ غم نہیں ہے۔ گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے ٭ حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(حضرت مسیح موعود)

پھیروچیچی ایک گاؤں ہے وہاں کے غیر احمدی مسلمانوں کے بہت سے مکانات خاویۃ علیٰ عروشہا ہو گئے۔ اور ان کی مسجد بھی تہ آب ہو گئی۔ مگر احمدیوں کے سب مکان اور مسجد خدا کے فضل اور کرم سے ہر طرح سے محفوظ اور مصئون رہے ہے۔ کیا اس نظارہ کو دیکھکر یا سن کر کوئی ایسا آدمی ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی تصدیق نہ کریگا کہ " دیکھ میں آسمان سے تیرے لیئے برساؤنگا۔ اور زمین سے نکالونگا۔ پھر وہ جو تیرے مخالف ہونگے۔ پکڑے جائیں گے۔

صحن میں ندیاں چلیں گی۔ (۱۲۔ اگست ۱۹۲۶ء)

اس موقع پر جب کہ لوگوں کے دل نرم اور خدائے تعالیٰ کی طرف فطرتاً واذا مس الانسان الضر ودعانا کے ماتحت متوجہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ ثانی کے حکم سے دو واعظ اس علاقہ میں تبلیغ کے لیئے بھیجے گئے۔ جنہوں نے ابلاغ حق میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

ہندوستان اور پنجاب کے مختلف ضلعوں میں تبلیغ کا کام باقاعدہ شروع ہے۔ اور خدا کے فضل سے دن بدن خاص اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ میں کئی ایک غیر احمدیوں کے بیعت کے خط آتے ہیں۔ جن کی فہرست اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ انجمن ترقی اسلام کی زیر سرپرستی مندرجہ ذیل گاؤں میں پرائمری سکول جاری ہوگئے ہیں۔ ضلع گورداسپور میں بیری۔ پھیرو چیچی۔ اٹھوال۔ ضلع جالندھر میں۔ بنگہ دگر ل سکول کریم پور۔ ضلع گوجرانوالہ میں مانگٹ اونچے۔ جھبور متصل سانگلہ۔ ضلع گجرات میں ماجرہ۔ شادیوال۔

عنقریب یہاں قادیان میں ایک ٹریننگ سکول کھولا جائیگا۔ اور اس میں اساتذہ کو تیار کرکے سکولوں میں لگایا جائیگا۔

ایک ٹریکٹ بنگالی زبان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مضمون کا ترجمہ کرکے انجمن ترقی اسلام نے شائع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے آجکل بنگال میں احمدیت کے متعلق خاص طور پر چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ اس ٹریکٹ کو ہاتھ میں لیکر اپنے مولویوں سے سوالات پوچھتے ہیں۔ جن کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے اسی ٹریکٹ سے متاثر ہوکر کئی ایک آدمیوں نے یہاں سے کتابیں منگوائی ہیں۔ امید ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہت عمدہ نتیجہ پیدا کریگا۔

ولائیت میں چودھری فتح محمد صاحب لیکچروں اور اخبارات میں مضمون شائع کرکے احمدیت کی تبلیغ کے فرض کو انجام دے رہے ہیں۔ ان کے مضامین کے اثر کو زائل کرنیکے لیئے پادری صاحبان بھی مضامین شائع کرتے ہیں۔ جو کہ اصلیت سے کہیں دور ہوتے

ہیں - اور دہریوں سے بھی گفتگو کرنیکا موقع ملتا ہے چنانچہ انکا ایک تازہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مَیں ہفتہ کے دن ہائیڈ پارک میں گیا۔ مختلف مذہبوں۔ اور سوسائٹیوں کے لیکچرار موجود تھے۔ لیکن سب سے زیادہ مجمع دہریہ لوگوں کے اردگرد تھا۔ مَیں بھی وہیں ٹھہر گیا۔ پہلے ایک دہریہ لیکچرار کھڑا ہوا اُس نے عہد نامہ عتیق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر چند اعتراضات کیئے اور پھر ان اعتراضوں کو وسیع کر کے تمام مذہبوں پر اور خدا کے ماننے والوں پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ اور اس کے بعد اس نے اسکی مخالفت میں کہنے کے لیئے ۱۵ منٹ کا وقت دیا۔ حاضرین میں سے جن میں سے اکثر دہریہ اور صرف چند عیسائی تھے کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ ممبر پر آئے۔ مَینے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ۱۵ منٹ کیلیئے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق چند عام فہم باتیں کہیں۔ اور زیادہ زور الہام اور وحی پر دیا۔ اور اس بات کے بیان کرنیکی کوشش کی۔ کہ علوم جو انسان الہام اور وحی کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ ایسے قابل اعتبار یقینی اور مضبوط ہیں۔ جیسا کہ وہ علوم جو ہم حواس خمسہ کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں۔ اور علوم جو وحی کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان تمام طریقوں سے ان کا امتحان اور آزمائش کی گئی ہے جن سے کہ ظاہر علوم کا امتحان اور آزمائش کیجاتی ہے۔ اور وہ سچے نکلے ہیں۔ پھر جب انسانی فطرت اور عقل اس بات کی تائید کرتی ہیں تو بات اور بھی پختہ ہو جاتی ہے۔ حاضرین میں سے چند لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے۔ اور الہامات و وحی کے متعلق پوچھنا شروع کیا۔ مَینے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ذکر کیا۔ اور کچھ اپنے تجربات بھی بیان کیئے۔ اور خاصکر جنگ بلقان کے متعلق جو حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اُس کا ذکر کیا۔ ان باتوں سے اکثر حاضرین پر بہت اچھا اثر ہُوا ہے۔ اور ان میں سے بعضوں نے ملنے کے وعدے کیئے ہیں۔

لنڈن میں آکر اور مختلف سوسائٹیوں کے لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد مَیں اس نتیجہ پر آیا ہوں۔ کہ یہاں اسلام کی جنگ دراصل دہریت کے ساتھ ہے۔ نہ کہ عیسائی مذہب کے ساتھ۔ مختلف انجمنیں خواہ وہ سیاسی ہیں یا مذہبی یا اخلاقی ان کے کارکن منیجر اور وہ لوگ جو ایسے کاموں میں زیادہ چستی دکھلاتے ہیں۔ اکثر دہریہ ہیں۔ یا اگناسٹک ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھی مانتے ہیں۔ تو وہ ایسے رنگ میں جیسے کہ برہمو سماج۔ اس لیئے میرے خیال میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرز اختیار کرنے کے اور کوئی ایسی طرز نہیں۔ جو حقیقی رنگ میں مفید ہو۔ اور

بدی کو جڑھ سے اکھیڑ سکے۔ اس کے لیئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار اور بڑے زور سے پیش کیا جائے۔ اور پیش کرنے والے لوگ ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ جو علاوہ حسن اخلاق اور اعلیٰ درجہ کے چال چلن کے اداب مجلس سے واقف اور الہام و وحی سے بھی قدرے آشنا ہوں۔ اور اس بات کے پہنچانے میں کسی کی ہنسی یا ملامت کی پروا نہ کریں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ شروع شروع میں ایسے لوگوں پر بدظنی اور ہنسی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور اُس نے تبلیغ میں ایک خاص طرز اختیار کی جو لوگوں کو ناپسند ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر اہل دنیا سے باریک اور اللہ تعالیٰ کا علم ان لوگوں کے علم سے وسیع ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ان لوگوں کی حکمت سے زیادہ پختہ ہے اس خیال کو دل میں لے کر میں کے چرچ میں گیا۔ ان لوگوں کو دعویٰ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی تقریروں سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے صاف صاف منکر ہیں۔ انسانی اخلاق کو خدا مان کر پوجتے ہیں۔ احسان ایک خدا ہے۔ سچائی ایک خدا ہے۔ انصاف ایک خدا ہے۔ لیکن ان خداؤں کو نہ کچھ علم ہے۔ اور نہ طاقت اور نہ کسی سے محبت کر سکتے ہیں۔ اور نہ بغض اور خود انسانی دماغ کی ایجاد ہیں۔ اس کے بعد مسیح ناصری علیہ السلام اور بدھ علیہ السلام خدا ہیں۔ اور ارسطو بھی خدا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ راستباز تھے۔ اور ان لوگوں کے گرجوں میں مسیح بودھ۔ ارسطو اور بعض زمانہ موجودہ کے حکماء کے بت بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بت ابھی تک ان لوگوں نے نہیں بنایا۔ نہ ہی ان کے مذہبی گیتوں اور دعاؤں میں بودھ یا مسیح کی طرح محمد صلعم کا ذکر ہوتا ہے۔ عیسائیت کے خلاف بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرز صریح التاثیر معلوم ہوتی ہے۔ اس لیئے میری طبیعت بڑے زور سے اس طرف مائل ہے۔ کہ مسیح کی وفات اور اُس کی قبر کا ذکر کیا جائے اور پھر مسیح کی آمد ثانی پر لیکچر دیئے جائیں۔ یہ طرز صریح التاثیر ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضربٌ یختلی اصل الاخصام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس طرز کے متعلق فرمایا ہے۔

شیر علی

سکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۱۴ء دفتر محاسب قادیان

تعلیم																			مساکین				
فیس مدرسہ	چندہ عام	گرانٹ سرکاری	متفرق	ارضیات	متفرق	میزان	بقایا ماہ گذشتہ	کل بقایا	عملہ	عملہ بورڈنگ	کتب	[illegible]	تعلیم الاسلام سکول	خرچ سکول	متفرق	ارضیات	میزان	باقی	چندہ	وظیفہ	میزان	بقایا ماہ گذشتہ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ														یتامیٰ							مستقل فنڈ
فیس بورڈنگ	چندہ	متفرق	وظائف	میزان	فاضل	عملہ	کتب	عملہ بورڈنگ	سامان بورڈنگ	وظائف	کتب	میزان	فاضل	چندہ	فاضل	فاضل	اخراجات	انتظامی	میزان	فاضل	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت																		زکوٰۃ							
اعانت انگریزی	اردو	متفرق	ریویو	تشحیذ الاذہان	میزان	بقایا ماہ گذشتہ	[illegible]	عملہ	انگریزی	اردو	[illegible]	تشحیذ الاذہان	کتب	متفرق	ریویو	میزان	باقی	چندہ	بقایا	میزان	وظائف	متفرق	انتظامی	میزان	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال																	امانت اندرونی					امانت بیرونی		
چندہ لنگر	متفرق	میزان	فاضل گذشتہ	فاضل	عملہ	لنگر	مہمانخانہ	اہل بیت	خورد و نوش	[illegible]	انتظامی	ازواجات مسیح موعود	شفاخانہ	متفرق غیر معمولی	میزان	فاضل	جمع	بقایا	میزان	خرچ	باقی	بقایا گذشتہ	جمع	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ء

تعلیم	۹–۰–۶۵۹۰
اشاعت	۳–۱–۱۷۲۶
مساکین	۵–۱۱–۱۷۹۶
زکوٰۃ	۵–۸–۴۲۸۰
بورڈران ہائی	۳–۱–۲۶۷۶
بورڈران احمدیہ	۹–۸–۷۷
امانت اندرونی	۶–۴–۱۷۶۳
” بیرونی	۹–۱۲–۸۸۱
مستقل فنڈ	۶–۲–۳۹۱۲
میزان	۶–۱۳–۲۳۷۰۴

فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۰–۱۴–۲۴۶۶
بیت المال	۵–۱۳–۷۰۴۳
مقبرہ	۵–۶–۳۱۴
تعمیر	۵–۳–۲۵۰۴
یتامیٰ	۲–۹–۱۸۰
متفرقات	۱۰–۱۵–۳۱۵۷
میزان فاضل	۳–۱۴–۱۵۶۶۷

میزان بقایا	۶–۱۳–۲۳۷۰۴
منہائی فاضل	۳–۱۴–۱۵۶۶۷
باقی	۳–۱۵–۸۰۳۶
منہائی پیشگی	۳–۳–۷۹۹۶
باقی نزد امین	۰–۱۲–۴۰

تفصیل پیشگی صیغہ جات

بیت المال	۰–۰–۴۳۶
تعلیم	۰–۱۴–۱۶۲۰
مقبرہ	۳–۵–۵۴۴
تعمیر	۰–۰–۳۷
مدرسہ احمدیہ	۰–۰–۶
اشاعت	۰–۰–۳۰۰
متفرقات	۰–۰–۷۹۵
میزان	۳–۳–۷۹۹۶

خلیفہ رشید الدین
محاسب

محمد اشرف
ناظر

مقبرہ

حصہ آمد	وصایا	متفرقات	باغیچہ	شرط اول	متفرق	میزان	فاضل گزشتہ	میزان	دفتر مقبرہ	مساجد	الاؤنس	باغیچہ	تبلیغ	میزان خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہائی بورڈنگ

خرچ	متفرق	میزان	بقایا تعلیم	میزان	عملہ باورچی خانہ	خورد و نوش	واپسی زر معین	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعمیر

چندہ تعمیر	متفرق چندہ	آمد مسقف	اخراجات مستقل مدرسہ	متفرق	میزان	فاضل گزشتہ	فاضل	مستقل تعمیر	عارضی مستقل	مستور	متفرقات	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

احمدیہ بورڈنگ

خرچ	بقایا تعلیم	میزان	عملہ باورچی خانہ	خورد و نوش	عیب	متفرق	میزان	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات

قیمت ادویہ	فیس بورڈران احمدیہ	فیس طلباء بیرون	انتظامی	تعمیر بیت المال	متفرق	میزان	فاضل گزشتہ	دفتر سیکرٹری	دفتر محاسب	دفتر ناظر	شفاخانہ	قرضہ حسنہ	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عظیم الشان نشان

(۱) ۴- فروری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے تعالیٰ سے خبر پاکر یہ الہام شائع کیا تھا کہ "**پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی**"۔ گورنمنٹ نے ملک بنگالہ کے دو حصے کر دیئے تھے۔ مگر بنگالی بعض وجوہات پر یہ چاہتے تھے کہ ایک ہی حصہ رہے۔ اور بڑا شور برپا تھا۔ بنگالیوں نے اس حکم کو منسوخ کرانیکے لیئے بڑی بڑی کوششیں کیں مگر گورنمنٹ نے بعض مصالح کی بناء پر اس حکم کو قائم رکھا اور آئندہ بھی کسی تبدیلی کی امید ہرگز ہرگز نہ تھی یہ الہام ایسے وقت میں شائع کیا گیا تھا۔ جبکہ ایک طرف گورنمنٹ اپنے حکم پر تلی ہوئی دوسری جانب تمام ملک بنگال اور ہندوستان اسکی منسوخی سے ناامید ہو چکے تھے اس لیئے اس پیشگوئی پر اخباروں نے بہت ہنسی اڑائی۔ مگر دیکھیئے خدائے تعالیٰ کا کلام کیسے پورا ہوتا ہے۔ (اگرچہ خدا کا پیارا مسیح جسکی زبان پر یہ کلام جاری ہوا وہ اپنے پیارے مولا کریم سے جا ملا) کہ قریباً چھ سال بعد ۱۲- دسمبر ۱۹۱۲ء کو جبکہ ملک معظم تخت نشینی کے لیئے دربار دہلی میں تشریف لائے تو اس موقع پر بادشاہ جارج پنجم نے بذاتِ خود اس حکم میں ترمیم کی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوگئی جیسے کہ الہام میں الفاظ موجود ہیں۔

(۲) ۱۵- جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدسؑ کو یہ الہام ہوا "**تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد**" ایران کیحالت اسوقت بالکل مطمئن تھی کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ کیسا تزلزل واقع ہوگا لیکن ۱۹۰۹ء میں ایران میں ایسی سخت بغاوت اور شورش برپا ہوئی کہ بادشاہ کو تخت سے اتار کر سلطنت سے باہر نکالدیا گیا۔

(۳) جس عظیم الشان نشان کی طرف ناظرین کو توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ۱۱- مئی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ "**کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں**" پھر آپ نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۶ء کو ذیل کے اشعار اپنی تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بڑی تحدی کے ساتھ پیشگوئی

کے رنگ میں رقم فرمائے جنکی بڑی اشاعت آجتک ہوتی رہی۔ سہ

اِک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد ٭ جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار

آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اِک انقلاب ٭ اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے ٭ کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اِک جھپک میں یہ زمیں ہوجائے گی زیر و زبر ٭ نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن ٭ صبح کردیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار

ہوش اُڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس ٭ بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی ٭ راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار

خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں ٭ سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار

مضمحل ہوجائیں گے اس خوف سے سب جن و انس ٭ زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشان ٭ آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس ٭ اِس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا ٭ کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

اس الہام اور پیشگوئی سے یہ پایا جاتا ہے کہ کوئی عظیم الشان غیر معمولی بحری جنگ ہونیوالی ہے۔ جو بڑی بھاری نشان کے طور پر ہوگی۔ اب ایسی صورت واقع ہوئی ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی طاقتور سلطنتوں کے مابین خطرناک جنگ شروع ہوگئی ہے۔ اور خطرناک ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور جہاز رو کے جارہے ہیں۔ پس ناظرین غور کریں۔ اور خدائے تعالیٰ کے نشانات پر تدبر۔ جو خدائے تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دے رہی ہیں۔ اور انتظار کریں کہ اسکے کلمات کیسے پورے ہوتے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ خلفاء محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جو جو دنیا کو ہلا دینے والے واقعات روئے زمین پر ظاہر ہو رہے ہیں اُن سب کی خبر حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں پائی جاتی ہے اور اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے خاکی جسم کے ساتھ ہمارے اندر موجود نہیں مگر آپکے زبردست نشانات اب بھی ظاہر ہو کر آپ کی صداقت کی نہایت زور سے شہادت دے رہے ہیں خدائے تعالیٰ چاہتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ اپنے پیارے مسیح موعود اور اسلام کی صداقت کو ظاہر کرے۔ پس ہر ایک بہی خواہ اسلام اور ہر ایک مسلم مشنری کا یہ فرض ہے کہ اہلِ یورپ کے آگے ان تازہ نشانوں کو پیش کرکے

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دے کیونکہ یہی راہ ہے جسکے ذریعہ خدائے تعالیٰ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ پس اے اسلام کے عاشقو! خدا کے مسیحؑ کے نشانوں کو دنیا کے آگے پیش کرو۔

قاعدہ یسرنا القرآن
نو ترمیم

یہ قاعدہ جسقدر مفید اور مقبول ثابت ہوا ہے محتاج بیان نہیں۔ عام طور پر کئی کئی سال تک بچوں کی عمریں ضائع ہو جاتی تھیں اور قرآن شریف ختم نہیں ہوتا تھا۔ اور جو کسی بچے نے قرآن شریف ختم بھی کیا تو ایسا کہ دوبارہ پڑھاؤ تو ایک سطر رواں اور صاف نہیں پڑھ سکتا۔ مگر اس قاعدہ کے پڑھانے سے ایک بچہ چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کر لیتا ہے۔ اور اُس میں اس قدر طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ عربی کی کوئی کتاب جس پر اعراب دیئے ہوں بلا تکلف پڑھ لیتا ہے۔ اس قاعدہ کے چار ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ مصنّف صاحب قاعدہ مذکور نے نہایت محنت اور جانفشانی سے سابق قاعدہ میں ترمیم کر کے بہت سی مفید باتیں اور ایزاد کی ہیں اور جا بجا اساتذہ کے لیئے کارآمد نوٹ دیئے ہیں۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ جو احباب اپنے عزیز بچوں کو صحیح قرآن شریف پڑھانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ یہ قاعدہ شروع کروائیں قیمت ۲ر صرف حصہ اوّل ۱ر

پارہ عم مترجم

چونکہ عموماً مسلمان قرآن شریف کی آخری سورتیں نماز میں پڑھتے ہیں اور یہ صاف ظاہر ہے کہ صرف عربی عبارت ناظرہ یا حفظ پڑھ لینے اور مطلب نہ سمجھنے سے دل میں خشوع خضوع نہیں پیدا ہوتا اور اسی لیئے نمازی وعدہ الٰہی کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کے نیچے آتا۔ اسلیئے ہر ایک مسلمان پر لازمی ہے کہ کم سے کم آخری پارہ کو باترجمہ پڑھ لے اور حفظ کرے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائے اور حفظ کروائے۔ ہمارے پاس پارہ عم مترجم موٹے کاغذ پر عمدہ خوشخط صحیح چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ہدیہ صرف ۳ر

پارہ الٓمٓ مترجم

ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اوّلؓ۔ قیمت ۳ر

درخواستیں بنام مینیجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئیں

Reg. NO. L. 303

نمبر ۱۸

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی تیس برس کی آزمودہ دوائیوں کا اشتہار

فصلی بخار و طحال کی دوا

اسکے دو تین ہی خوراک کے استعمال سے بخار آنا بند ہو جاتا ہے

فصلی بخار و طحال کی دوا

یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے۔

فصلی بخار و طحال کی دوا

یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خرابی کو مٹا دیتی ہے

فصلی بخار و طحال کی قیمت

شیشی کلاں ۱۴ر شیشی خورد ۸ر

محصولڈاک ۶ر محصول ڈاک ۵ر

کف اور کھانسی کی دوا

پیتے ہی کھانسی کو دبا دیتی ہے۔

کف اور کھانسی کی دوا

دو تین خوراک پینے سے بلغم خارج کرکے آرام کر دیتی ہے

کف اور کھانسی کی دوا

یہ ضعیف سے بچے تک کو یکساں فائدہ پہنچاتی ہے

کف اور کھانسی کی دوا کی قیمت

شیشی کلاں ۱۰ر شیشی خورد ۸ر

محصولڈاک ۶ر محصولڈاک ۵ر

داد کا مرہم

ایک بار کے لگانے سے کھجلی کو مٹاتا ہے

داد کا مرہم

دو چار مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا کر دیتا ہے۔

داد کا مرہم

لاکھوں آدمیوں نے آزمایا۔ آپ کیوں باقی ہیں۔

داد کے مرہم کی ڈبیہ کی قیمت

فی ڈبیہ ۴ر

محصولڈاک ایک سے چھ تک ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے۔

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

جب ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہو اور آرام ہونیکی کوئی امید نہیں رہتی ہو تو ایسی حالتمیں بھی یہ گولیاں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

پرانے ملیریا بخار

کے مفصل حالات کیلئے بڑی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔

پرانے ملیریا بخار کے گولیوں کی قیمت

فی ڈبیہ ۸ر محصولڈاک ۵ر

جملہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں دوا فروشوں اور ہمارے ایجنٹوں سے ملے گی ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

Digitized by Khilafat Library

مطبع میگزین قادیان میں منیجر میگزین کے اہتمام سے صدر انجمن احمدیہ کیلئے چھاپا گیا۔